سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 19

قرآن وحدیث اور واقعات کی روشنی میں

تاثیر قرآن

کا ایمان افروز تذکرہ

مولانا محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے اس وانس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث اورواقعات کی ورشنی میں تاثیرقرآن کاایمان افروزتذکرہ	
قرآنِ کریم کی روشنی میں تاثیرقرآن کاتذکرہ	
ایمان والوں کے اوصاف	۸
مؤمن کاایمان قرآن مجید سے بڑھتاہے	۹
اللہ سے ڈرنے والوں پرقرآن کریم کاظاہری وباطنی اثر	۹
قرآنِ کریم سنتے ہی آنکھوں سے آنسوبہنےلگ گئے	۱۰
جنات پرقرآنِ کریم کااثر	۱۱
احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تاثیرقرآن کاذکر	
نزولِ قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ بہنےلگتا	۱۳
نزولِ قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت	۱۳
تلاوتِ قرآن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوبہنےلگ گئے	۱۴
سورہ ملک کی تلاوت عذاب قبرسے نجات دلانے والی ہے	۱۵
اسلافِ امت کے تاثیرقرآن کے ایمان افروزواقعات	
حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ پرقرآن کااثر	۱۵
تاثیرقرآن کے سبب حضرت عمررضی اللہ عنہ ایمان لے آئے	۱۶
قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت حضرت عمررضی اللہ عنہ کی کیفیت	۱۷
حضرت عمراتناروئے کہ آگےنہ پڑھ سکے	۱۸

آخری صف تک رونے کی آواز	۱۸
آخرت سے متعلق آیات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کیفیت	۱۸
قرآنی آیت سنتے ہی فوراً اطاعت کرنا	۱۹
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر قرآنِ مجید کا اثر	۲۰
حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۱
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر قرآن مجید کا اثر	۲۱
بسم اللہ کے سبب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر زہر کا اثر نہ کرنا	۲۲
بیٹے کے بسم اللہ کی تاثیر سے عذاب میں مبتلا والد کی بخشش ہوگئی	۲۲
حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۳
اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی پُر تاثیر تلاوت پر فرشتوں کا نزول	۲۳
ایک صحابی کی تلاوت سے فرشتے رو پڑے	۲۴
اصحاب صفہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۵
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۶
حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۷
جسم پر تیر لگے لیکن تلاوت نہ چھوڑی	۲۷
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر	۲۹
ایک اعرابی پر قرآن مجید کا اثر	۳۱
قرآن پڑھتے وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کیفیت	۳۲
امام زین العابدین پر قرآن کریم کی تاثیر	۳۲

تین بڑے کافر جورات کی تاریکیوں میں چھپ کر قرآن سنتے تھے	۳۳
عتبہ بن ربیعہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۵
محمد بن منکدر اور ابو حازم رحمہما اللہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۵
امام یحیی بن سعید رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۶
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۷
جعفر بن حرب رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۸
ابن فضیل رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر	۳۹
لبید شاعر پر قرآن مجید کا اثر	۳۹
مشہور ادیب ابن مقفع پر قرآن مجید کا اثر	۴۰
ایک دیہاتی پر قرآن کا ایسا اثر کہ اُس نے جان دے دی	۴۱
شہید کا سر تن سے جدا ہو کر تلاوت کرنے لگا	۴۳
قرآن مجید کی اتنی تاثیر کی ایک آیت سن کر جان نکل گئی	۴۴
تاثیر قرآن کے سبب عذابِ قبر سے محفوظ ہو گیا	۴۵
قبر سے تلاوت قرآن کی آواز آنا	۴۶
ابوبکر بن مجاہد مقری رحمہ اللہ کا قبر میں تلاوت کرنا	۴۶
قبر میں بوڑھے شخص کا قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا	۴۷
تلاوت کے ایصالِ ثواب سے مردے کا فائدہ حاصل کرنا	۴۷
سورہ یٰسین کی تلاوت کی برکت سے قبرستان والوں کی بخشش	۴۸
تلاوت قرآن اور روزوں کے سبب قبر سے خوشبو کا جاری ہونا	۴۸

جنت میں تلاوتِ قرآن کی آواز سنی	۴۹
شہید کا قبر میں خوبصورت باغ میں تلاوت کرنا	۴۹
ایک نوجوان کی تلاوت سن کر ایک شخص نے لہوولعب کی زندگی ترک کر دی	۵۰
سورہ تکویر کی آیات سن کر سابقہ زندگی سے پلٹ گیا	۵۳
ایک بت پرست کا تلاوت کی تاثیر سے ایمان قبول کرنا	۵۵
قرآن کی تلاوت کے لطف وسرور میں ایک عورت نے جان دے دی	۵۸
حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی تلاوت کا مقتدیوں پر اثر	۶۴
حضرت گنگوہی رحمہ اللہ پر تلاوت کی وجہ سے رقت طاری ہوگئی	۶۵
حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ کی رقت آمیز تلاوت کا سامعین پر اثر	۶۶
حضرت امیر شریعت کی تلاوت سن کر ہندو مسلمان ہو گئے	۶۷
حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی اور تلاوت بیان کی سحر انگیزی	۶۹
امیر شریعت تلاوت کر رہے تھے پرندے خاموش اور سانپ جھوم رہے تھے	۷۰
پُرسوز تلاوت پر دیدارِ خداوندی	۷۱
تلاوت کی تاثیر کے سبب منہ سے نور نکلنا	۷۳
سورہ فاتحہ کے ذریعے ایک غیر مسلمان کو ذہنی سکون ملا	۷۳
تلاوت قرآن کی تاثیر کی وجہ سے برزخی کیڑا ختم ہوگیا	۷۵
قرآنِ کریم کی ایسی تاثیر کہ کمیونسٹوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے	۷۶
گناہوں کی وجہ سے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے	۷۹

قرآن وحدیث اورواقعات کی روشنی میں تاثیرقرآن کا ایمان افروزتذکرہ

اَلْحَمْدُلِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبَارَكَ وَتعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾(الأنفال: ۲)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخرَ:

﴿وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ)(وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ﴾ (التوبة: ۱۲۴،۱۲۵)

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا❶

---

❶ صحيح البخاري: كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم،رقم الحديث: ۲

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صداحترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اوراحادیث کا تذکرہ کیا ان میں قرآن مجید کا ایک خاص وصف تاثیرکاذکرہے،قرآنِ کریم ایک ایسی انقلابی کتاب ہے کہ جنہوں نے بھی اس کتاب کو پڑھا سنا اور تدبر کیا تو اسکے دل کی دنیا ہی بدل گئی، یہاں تک کہ اگر کافر نے بھی قرآن مجید سنا تو اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور بہت سے کافروں نے صرف قرآن مجید سن کر اسلام قبول کیا،اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بڑی تاثیر رکھی ہے، قرآن مجید میں خوداللہ تعالی نے اس کلام کی تاثیرکو بیان کیا ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں تاثیرقرآن کا تذکرہ

ایمان والوں کےاوصاف

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ایمان والوں کےاوصاف بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾(الأنفال: ۲)

ترجمہ: مؤمن تو وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہےتو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کواور ترقی دیتی ہیں اوروہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں ان مخصوص صفات کا بیان ہے جو ہر مؤمن میں ہونا چاہیے،اسمیں اشارہ کہ ہر مؤمن اپنی ظاہراور باطنی صفات کا جائزہ لیتا رہے،اگر یہ صفات اسمیں موجود ہیں تو اللہ تعالی کا شکر ادا کرے کہ اس میں مؤمنین کی صفات موجود ہیں۔اور اگران میں سے کوئی صفت موجودنہیں یا ہےمگر کمزور ہےتو اس کے حصول میں یا قوی کرنے کی فکرمیں لگ جائے۔

مؤمن کا ایمان قرآن مجید سے بڑھتا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ)(وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ﴾ (التوبة: ۱۲۴،۱۲۵)

ترجمہ: اور جب کبھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو انہی (منافقین) میں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ اب جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو (واقعی) ایمان لائے ہیں، ان کے ایمان میں تو اس سورت نے واقعی اضافہ کیا ہے، اور وہ (اس پر) خوش ہوتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے تو اس سورت نے ان کی گندگی میں کچھ اور گندگی کا اضافہ کر دیا ہے، اور ان کو موت بھی کفر ہی کی حالت میں آتی ہے۔

اللہ سے ڈرنے والوں پر قرآن کریم کا ظاہری و باطنی اثر

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر: ۲۳)

ترجمہ: اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔ وہ لوگ جن کے

دلوں میں اپنے پروردگار کا رعب ہے ان کی کھالیں اس سے کانپ اٹھتی ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعے وہ جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ راستے سے بھٹکا دے اُسے کوئی راستے پر لانے والا نہیں۔

قرآنِ کریم سنتے ہی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ (المائدة: ۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ وہ کلام سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے تو چونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہوتا ہے، اس لیے تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ وہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ (اور) وہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے۔

جب مسلمانوں کو حبشہ سے نکالنے کا مطالبہ لے کر مشرکین مکہ کا وفد نجاشی کے پاس آیا تھا تو اس نے مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلا کر ان کا موقف سنا تھا، اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس کے دربار میں بڑی مؤثر تقریر کی تھی، جس سے نجاشی کے دل میں مسلمانوں کی عظمت اور محبت بڑھ گئی اور اسے اندازہ ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی آخری نبی ہیں جن کی پیشینگوئی تورات اور انجیل میں کی گئی تھی، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو نجاشی نے اپنے علماء اور راہبوں کا ایک

وفد آپ کی خدمت میں بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے سورہ یسین کی تلاوت فرمائی، جسے سن کر ان لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ کلام اس کلام کے بہت مشابہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا، چنانچہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور جب یہ واپس حبشہ گئے تو نجاشی نے بھی اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا، ان آیات میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ ❶

جنات پر قرآنِ کریم کا اثر

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (الأحقاف: ۲۹ تا ۳۲)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) یاد کرو جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کے پاس انہیں خبر دار کرتے ہوئے واپس پہنچے۔ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! یقین جانو ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے، اپنے سے پہلی

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۳۶۳، ۲۶۴

کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، حق بات اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کے داعی کی بات مان لو، اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اور تمہیں ایک دردناک عذاب سے پناہ دے دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے تو وہ ساری زمین میں کہیں بھی جا کر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا، اور اللہ کے سوا اس کو کسی قسم کے رکھوالے بھی نہیں ملیں گے، ایسے لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اس آیت میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ اس وقت پیش آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف والوں کو تبلیغ فرمانے اور ان سے دکھ اٹھانے کے بعد مکہ مکرمہ واپس تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام کا نام نخلہ ہے، وہاں آپ نے قیام فرمایا اور فجر کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت شروع کی، اس وقت جنات کی ایک جماعت وہاں سے گزر رہی تھی، اس نے یہ کلام سنا تو وہ اسے سننے کے لئے رک گئے، اور توجہ سے سننے کے لئے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کی تلقین کی، قرآن کریم کا پُر اثر کلام، اور فجر کے وقت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی، اس نے ان جنات پر ایسا اثر کیا کہ وہ اپنی قوم کے پاس بھی اسلام کے داعی بن کر پہنچے اور پھر ان کے کئی وفود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مختلف اوقات میں آئے، آپ نے ان کی تبلیغ اور تعلیم کا فریضہ انجام دیا، جن راتوں میں جنات سے آپ کی ملاقاتیں ہوئیں ان میں سے ہر ایک کو لیلۃ الجن کہا جاتا ہے، اور ان میں سے بعض راتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ❶

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۰۵۷

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تاثیر قرآن کا ذکر

نزولِ قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا

قرآن کی عظمت وجلالت اور اس کی بڑائی و بزرگی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:

وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. ❶

ترجمہ: میں نے اللہ کے رسول کو دیکھا کہ سخت سردی کے دنوں میں آپ پر جب وحی نازل ہوتی تو وحی کے ختم ہونے کے بعد آپ کی پیشانی پر سے پسینہ بہنے لگتا۔

نزولِ قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت

آپ پر وحی نازل ہوتی تو اس کی وجہ سے آپ کا بوجھ بڑھ جاتا اور تکلیف معلوم ہوتی اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ، فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَمَا وَجَدْتُ ثِقْلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھا کہ آپ کو (نزول وحی کے وقت) سکینہ نے ڈھانپ لیا اور آپ کی ران مبارک میری ران پر پڑ گئی تو میں نے محسوس کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہے۔

❶ صحيح البخاري: كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٢

❷ سنن أبي داود: كتاب الجهاد، باب في الرخصة في القعود من العذر، رقم الحديث: ٢٥٠٧

غور کیجیے کہ اللہ کی وحی اور اللہ کا کلام کس قدر عظیم وثقیل چیز ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے سخت سردی میں پسینے میں شرابور ہوجاتے ہیں اور آپ کا بدن مبارک اس کے وزن سے وزنی ہوجاتا ہے حتی کہ صحابہ بھی آپ کے وزن کو محسوس فرماتے ہیں، چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور آپ کی آواز کی کیفیت بدل جاتی ہے۔اس سے کلام اللہ کے تاثیر، عظمتِ شان اور مقام کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

تلاوتِ قرآن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے

قرآن مجید کا اثر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر ہوتا تھا کہ آپ کی حالت متغیر ہوجاتی تھی۔ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا ’’اِقْرَأْ عَلَیَّ‘‘ کہ تم میرے سامنے قرآن پڑھو میں اس کو سنوں گا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ’’أَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ أُنْزِلَ‘‘ میں کیا پڑھوں جب کہ قرآن تو خود آپ پر نازل ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں، چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور سناتے رہے اور جب آیت پر پہنچے:

﴿فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَی هَؤُلَاءِ شَهِیدًا.﴾ (النساء: ۴۱)

ترجمہ: پھر (یہ لوگ سوچ رکھیں کہ) اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور (اے پیغمبر) ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف گواہ کے طور پر پیش کریں گے؟

تو انھوں نے سر اٹھا کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نگاہ ڈالی تو ''فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ'' میں نے دیکھا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ ❶

سورہ ملک کی تلاوت عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک قبر پر خیمہ نصب کیا اور ان کو معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک قبر کے اندر سے سورہ ملک پڑھنے کی آواز آئی، جب سورت ختم ہو چکی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هِیَ الْمَانِعَةُ، هِیَ الْمُنْجِيَةُ، تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ❷

ترجمہ: عذاب قبر کو روکنے والی اور عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے۔ (زندگی میں وہ پڑھتا تھا اس لئے قبر میں بھی پڑھ رہا ہے، گویا اس سورت کی تاثیر کی وجہ سے عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا۔)

اسلافِ امت کے تاثیرِ قرآن کے ایمان افروز واقعات

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کا اثر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ہوش میں اپنے ماں باپ کو دین کی پیروی کرتے ہوئے دیکھا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گذرا کہ رسول اللہ صلی اللہ

❶ صحيح البخاري: كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قراءة القران، رقم الحديث: ۵۰۵۵

❷ سنن الترمذی: أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملک، رقم الحديث: ۲۸۹۰

علیہ وسلم دن کے دونوں وقت صبح وشام ہمارے پاس نہ آتے ہوں، ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے مکان کے احاطہ میں مسجد بنائی اور وہ اس میں نماز پڑھنے لگے اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے، تو مشرکوں کی عورتیں اور ان کے لڑکے ان کے پاس کھڑے ہوتے تھے اور ان (کے پڑھنے) سے خوش ہوتے تھے اور ان کی طرف دیکھا کرتے تھے:

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (1)

ترجمہ: چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت رونے والے آدمی تھے اور (یہاں تک کہ) جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو وہ اپنی آنکھوں پر اختیار نہ رکھتے تھے، لہذا اس بات نے اشراف قریش کو خوف میں ڈال دیا (کہ کہیں سب مسلمان نہ ہوجائیں)۔

تاثیر قرآن کے سبب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے نکلے تھے، راستہ میں قریش کا ایک شخص ملا، دریافت کرنے پر بتایا کہ میں آج محمد کا سر قلم کرنے جارہا ہوں، انھوں نے کہا کہ آپ ادھر کیا جاتے ہیں، پہلے آپ اپنے گھر کی خبر لو کہ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی دونوں محمد پر ایمان لاچکے ہیں، عمر یہ سن کر بہن کے گھر کا رخ کرتے ہیں اور بہن اور بہنوئی کو خوب مارا، آپ کی بہن فاطمہ نے کہا عمر! ''**مَا كُنْتَ فَاعِلاً فَافْعَلْ فَقَدْ أَسْلَمْتُ**'' تو نے جو کچھ کرنا ہے سو کرلے میں ایمان لاچکی ہوں۔ جو کچھ کرنا ہے سو کرلو میں محمد کے دین کو

(1) صحيح البخاري: كتاب الصلاة، باب المسجد يكون في الطريق من غير ضرر بالناس، رقم الحديث: ٤٧٦

چھوڑنے کے لیے تیار نہیں، جب آپ نے بہن کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا کہ مجھے دیکھاؤ تم کیا پڑھ رہی تھی، بہن نے کہا تم ناپاک ہو پہلے غسل کرو، غسل کے بعد بہن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں قرآن کے اوراق رکھ دیئے جن میں سورہ حدید کی ابتدائی آیات لکھی ہوئیں تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جونہی ان کو پڑھا، دل کی کایا پلٹ گئی، کہنے لگے کہ مجھے بھی محمد کی خدمت میں لے چلو کہ ایمان قبول کروں، وہ عمر جو محمد کا سر قلم کرنے نکلے تھے، قرآن کی تاثیر سے اپنا سر محمد کے قدموں میں ڈال آئے۔ یہ قرآن کی سحر آفرینی اور تاثیر نہیں تو اور کیا ہے؟ (1)

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کیفیت

حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے خطبہ میں ''اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ'' (التکویر: ۱) (جب سورج لپیٹ دیا جائے گا) پڑھ رہے تھے۔ جب ''عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ'' (التکویر: ۱۴) (تو اس وقت ہر شخص کو اپنا سارا کیا دھرا معلوم ہو جائے گا) پر پہنچے تو رونے کے غلبہ کی وجہ سے ان کی آواز بند ہو گئی۔

حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں پڑھیں:

﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ﴾ (الطور: ۷، ۸)

ترجمہ: بے شک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔

تو ان کا سانس پھول گیا اور وہ بیمار ہو گئے اور بیس دن تک ایسے بیمار رہے کہ لوگ ان کی

---

(1) أسد الغابة في معرفة الصحابة: ترجمة: عمر بن الخطاب، إسلامه، ج ۳ ص ۶۴۴، ۶۴۵ / سیر أعلام النبلاء: ج ۱ ص ۱۴۲

عیادت کرتے رہے۔ ❶

حضرت عمر اتنا روئے کہ آگے نہ پڑھ سکے

حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جس میں سورہ یوسف شروع کردی پڑھتے پڑھتے جب:

﴿وَابۡیَضَّتۡ عَیۡنَاہُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَھُوَ کَظِیۡمٌ﴾ (یوسف: ۸۴)

ترجمہ: اور انکی دونوں آنکھیں صدمے سے (روتے روتے) سفید پڑ گئی تھیں، اور وہ دل ہی دل میں گھٹے جاتے تھے۔

پر پہنچے تو اتنا روئے کہ آگے نہ پڑھ سکے اور رکوع کردیا۔ ❷

آخری صف تک رونے کی آواز

حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورہ یوسف پڑھ رہے تھے، میں آخری صف میں تھا، جب پڑھتے پڑھتے:

﴿اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ﴾ (یوسف: ۸۶)

ترجمہ: (یعقوب) نے کہا: میں اپنے رنج وغم کی فریاد (تم سے نہیں) صرف اللہ سے کرتا ہوں۔

پر پہنچے تو میں نے آخری صف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔ ❸

آخرت سے متعلق آیات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کیفیت

ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار تھے، مدینہ کے گلیوں میں گشت

❶ حیاۃ الصحابۃ: بکاء أبی وعمر رضی اللہ عنہما، ج۳ ص ۴۲۳

❷ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ج ۱۲ ص ۵۸۹ رقم الحدیث: ۳۵۸۳۳

❸ صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب إذا بکی الإمام فی الصلاۃ، ج ۱ ص ۱۴۴ / مصنف ابن أبی شیبۃ: ج ۱ ص ۳۱۲، رقم الحدیث: ۳۵۶۵

کرر ہے تھے اور لوگوں کی حالات کی خبر گیری کرر ہے تھے، آپ کا گزر ایک انصاری کے گھر کے پاس سے ہوا، آپ نے دیکھا وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، آپ کی اسکی قرأت سننے کیلئے رک گئے، اس انصاری آدمی نے یہ آیات پڑھی:

﴿وَالطُّورِ. وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ. فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ. وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ. وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ. وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ. إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ. مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ﴾ (الطور: ۱ تا ۸)

ترجمہ: قسم ہے کوہ طور کی، اور اس کتاب کی جو ایک کھلے ہوئے صحیفے میں لکھی ہوئی ہے۔ اور قسم ہے بیت معمور کی۔ اور بلند کی ہوئی چھت کی۔ اور بھرے ہوئے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ کوئی ہیں ہے جو اسے روک سکے۔

(یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم! یہ بات حق ہے، پھر سواری سے نیچے اترے اور گھر کی دیوار کیساتھ ٹیک لگا لی اور کچھ دیر تک متوقف رہے:

فَرَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَمَرِضَ شَهْرًا يَعُودُهُ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ مَا مَرَضُهُ.

ترجمہ: پھر اپنے گھر واپس لوٹے، پھر ایک مہینے تک بیمار پڑے رہے، لوگ عیادت کیلئے آتے مگر کسی کو آپ کی بیماری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ❶

قرآنی آیت سنتے ہی فوراً اطاعت کرنا

عیینہ بن حصن بن حذیفہ اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آئے، حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ وہ مقرب اسی کو بناتے تھے جو عالم اور قاری ہوتا، غرض ایسے لوگ ہی ان

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عمر بن الخطاب، ج ۴۴ ص ۳۰۸

کی مجلس میں شامل ہوتے تھے، بوڑھے جوان کی کوئی پابندی نہ تھی، عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک رسائی ہے، ذرا مجھے بھی ان کے پاس لے چلو، حر بن قیس نے کہا: اچھا میں اجازت طلب کرتا ہوں، آخر حر نے عیینہ کیلئے اجازت حاصل کرلی، عیینہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اے خطاب کے بیٹے! نہ تو تم انصاف کرتے ہو اور نہ ہمارے ساتھ کچھ سخاوت سے پیش آتے ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصہ ہوئے اور قریب تھا کہ اسے ماریں، اس وقت حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ ''خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ'' معافی کو قبول کریں اور نیکیوں کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے درگزر کیجئے، اور بیشک یہ بھی جاہلوں سے ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ.

ترجمہ: اللہ کی قسم! جب حر بن قیس نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نہیں بڑھے اور آپ کتاب اللہ کے (احکامات کے) آگے نہایت رک جانے والے تھے۔ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر قرآنِ مجید کا اثر

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھا، آپ دورانِ سفر دو رکعت نماز پڑھتے تھے، جب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو آدھی رات قیام کرتے اور قرآن مجید کو ترتیل کیساتھ حرف حرف واضح کرکے پڑھتے، اور زور زور سے روتے تھے اور یہ آیت پڑھتے:

❶ صحيح البخاري: كتاب تفسير القرآن، باب ''خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ'' رقم الحديث: ۴۶۴۲

﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾(ق:۱۹)

ترجمہ: اور موت کی سختی سچ مچ آنے ہی والی ہے۔ (اے انسان) یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا۔ ❶

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے:

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾(الإنفطار:٦)

ترجمہ: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے اس پروردگار کے معاملے میں دھوکا لگا دیا ہے جو بڑا اکرم والا ہے۔

تو فرماتے جہل نے دھوکہ میں ڈالا۔ اور جب یہ آیت پڑھتے:

﴿أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾(الکهف:۵۰)

ترجمہ: کیا پھر بھی تم میرے بجائے اسے اور اس کی ذریت کو اپنا رکھوالا بناتے ہو۔ حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں؟

تو رو پڑتے۔ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر قرآن مجید کا اثر

قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرتا، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ ایک دن میں سلام کرنے کی غرض سے گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نوافل پڑھ رہی تھیں اور یہ آیت پڑھ رہی تھیں "فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ" اللہ تعالی نے ہم پر

❶ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج٣ص ٤١٦، رقم الحديث: ١٨٩٩

❷ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج٣ص ٤١٥، رقم الحديث: ١٨٩٨

احسان کیا اور ہمیں عذاب سے بچایا۔ دُعا کر رہی تھیں اور مسلسل رو رہی تھیں اور بار بار اس کو دھرا رہی تھیں، میں ٹھہر گیا اور کھڑے کھڑے تھک گیا، پھر میں اپنی ایک ضرورت کے تحت بازار چلا گیا، واپس آیا تو آپ ابھی تک کھڑی نوافل پڑھ رہی تھیں اور آنسو بہہ رہے تھے۔ ❶

بسم اللہ کے سبب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر زہر کا اثر نہ کرنا

ایک مجوسی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اسلام کی دعوت دیتے ہو اس مذہب کی حقانیت پر ہمیں کوئی نشانی بتاؤ تا کہ ہم وہ دیکھ کر مسلمان ہو جائیں، تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زہر منگوائی اور ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر اس کو کھایا تو اللہ کے فضل وکرم سے زہر کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا، تو یہ دیکھ کر وہ مجوسی پکار اٹھا کہ یہ دین برحق ہے۔ ❷

بیٹے کے بسم اللہ کی تاثیر سے عذاب میں مبتلا والد کی بخشش ہوگئی

حضرت عیسی علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اس قبر والے کو سزا دے رہے ہیں، جب وہ واپس لوٹے تو کیا دیکھا کہ رحمت کے فرشتے آئے ہوئے ہیں اور ان کے پاس نور کے طاقچے ہیں، تو انہیں بڑا تعجب ہوا کہ کچھ دیر پہلے عذاب ہو رہا تھا اور اب یہ رحمت کا معاملہ، تو آخر انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسی! یہ شخص گناہ گار تھا اور اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، اس کی اہلیہ حاملہ تھی ان کے ہاں لڑکے کی پیدائش

---

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۲/صفة الصفوة: ترجمة: عائشة بنت أبی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۳۱۹

❷ التفسیر الکبیر: الکتاب الثانی فی مباحث بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، الباب الحادی عشر، ج ۱ ص ۱۵۵ /شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالکائی: ج ۹ ص ۱۵۲

ہوئی تو انکی اہلیہ نے اس کی پرورش کی یہاں تک کہ بڑا ہوا تو اسکو تعلیم کیلئے بھیجا، اب جب اس بچے نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھی تو اللہ تعالی فرماتے ہیں مجھے شرم آئی اس بات پر کہ میں اس کے والد کو زمین کے نیچے سزا دوں جب کہ اس کا بیٹا زمین پر میرا نام لے تو بیٹے کے تسمیہ پڑھنے سے باپ کی بخشش ہوگئی۔ ❶

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے، ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورۂ جاثیہ پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ (الجاثية: ۲۱)

ترجمہ: یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔ ❷

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی پُرتاثیر تلاوت پر فرشتوں کا نزول

معروف انصاری صحابی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نماز تہجد میں سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے، گھوڑا جو کہ پاس ہی بندھا ہوا تھا اچانک بدکنے لگا، یہ خاموش ہو گئے تو وہ

❶ التفسير الكبير: الكتاب الثاني، الباب الحادي عشر، ج ۱ ص ۱۵۵

❷ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: تميم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷۶

بھی سکون میں آ گیا، انھوں نے دوبارہ تلاوت شروع کردی تو وہ پھر بدکنے لگا اور ان کے خاموش ہوجانے پر پھر ٹھہر گیا۔ آخر تلاوت روک دی ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی سورہا تھا یہ ڈر گئے کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچائے، جب بچے کو وہاں سے ہٹایا تو آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو سائبان کی طرح کوئی چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی طرح روشنی ہے، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! تم تلاوت جاری رکھتے، ابن حضیر تم تلاوت جاری رکھتے، انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں گھوڑا بچے کو روند نہ ڈالے، وہ گھوڑے کے قریب تھا، اس اندیشہ سے (تلاوت روک کر) بچے کی طرف متوجہ ہوگیا، نگاہ اُٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تو سائبان کی طرح کوئی چیز نظر آئی جس میں چراغوں کی سی روشنی تھی اس لیے میں گھبرا کر گھر سے باہر نکل گیا کہ اسے دیکھ نہ سکوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَتَدْرِی مَا ذَاکَ؟، قَالَ لا، قَالَ تِلْکَ الْمَلائِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لا تَتَوَارَى مِنْهُمْ. (1)

ترجمہ: تمھیں معلوم ہے کہ یہ کیا تھا؟ اسید نے فرمایا، نہیں، آپ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر اتر آئے تھے، اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو صبح لوگ بھی ان فرشتوں کا نظارہ کرتے اور وہ ان کی نگاہوں سے مخفی نہ رہتے۔

ایک صحابی کی تلاوت سے فرشتے رو پڑے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس سے گزرے، وہ قرآن مجید کی یہ آیت

(1) صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن، رقم الحدیث: ۵۰۱۸

تلاوت کر رہے تھے:

﴿فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ﴾ (الرحمن: ۳۷)

ترجمہ: غرض (وہ وقت آئے گا) جب آسمان پھٹ پڑے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ گلاب بن جائے گا۔

یہ آیت پڑھ کر وہ ٹھہر گئے اور انکے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور آنسو بہاتے بہاتے دم گھٹنے لگا، روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "وَيْحِي فِي يَوْمٍ تَنْشَقُّ فِيهِ السَّمَاءُ" ہائے اس دن میرا کیا بنے گا جس دن آسمان پھٹ جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گریہ وزاری سن کر ارشاد فرمایا:

يَا فَتَى فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ بَكَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ بُكَائِكَ. ❶

ترجمہ: اے نوجوان! اللہ کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے! تمھارے رونے پر فرشتے بھی رو پڑے۔

اصحاب صفہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیتیں نازل ہوئیں:

﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ. وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ﴾ (النجم: ۶۰)

ترجمہ: تو کیا تم اسی بات پر حیرت کرتے ہو؟ اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو۔

تو ان آیات کو سن کر اصحابِ صفہ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آنسو انکے رخساروں پر بہتے رہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے رونے کی آواز سنی تو آپ بھی رو پڑے، آپ کے رونے پر ہم بھی رو پڑے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ مختصر قیام اللیل: باب البکاء عند قراءۃ القرآن، ج ۱ ص ۱۴۳

لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. ❶

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالی کے خوف سے رویا وہ جہنم میں نہیں جائے گا، اور گناہوں پر اصرار کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالی ایسی قوم لائیں گے جو گناہ کریں گے (پھر توبہ کریں گے) تو اس کی وجہ سے اللہ انہیں بخش دے گا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ پہلے مشرک تھے، بدر میں انکو قیدی بنا کر مدینہ لایا گیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ. أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ. أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ﴾

(الطور: ۳۵ تا ۳۷)

ترجمہ: کیا یہ لوگ بغیر کسی کے آپ سے آپ پیدا ہو گئے، یا یہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ یا کیا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کیے ہیں؟ نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں رکھتے۔ کیا تمہارے پروردگار کے خزانے ان کے پاس ہیں، یا وہ داروغہ بنے ہوئے ہیں۔

تو جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ'' قریب ہے کہ میرا دل اڑ جائے۔ یعنی میں بے قابو ہو چکا تھا۔ ❷

❶ شعب الإيمان: الخوف من الله، ج ۲ ص ۲۳۳، رقم الحديث: ۷۷۷

❷ صحيح البخاري: كتاب تفسير القرآن، باب قَوْلِهِ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ) رقم الحديث: ۴۸۵۴

صحیح بخاری میں دوسری جگہ روایت کے الفاظ ہیں:

وَذٰلِکَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الإِیمَانُ فِی قَلْبِیْ. ❶

یہ پہلا موقع تھا کہ ایمان میرے دل میں قرار پکڑ چکا تھا۔

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ ایک مشہور شاعر تھے، وہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب میں مکہ میں گیا تو وڈیروں نے میرے کان بھرے اور کہا کہ محمد سے بچ کے رہنا۔ جب میں حرم میں پہنچا تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، میرے کان میں بھی ان کے چند جملے پڑ گئے، میں نے اچھا محسوس کیا اور دل میں اپنے آپ کو کہنے لگا کہ میں بھی شاعر ہوں اور جوان مرد ہوں عقل رکھتا ہوں بچہ تو نہیں کہ غلط صحیح کی تمیز نہ کرسکوں۔ اس شخص سے ملنا تو چاہیے، چنانچہ میں ان کے پیچھے ان کے مکان تک جا پہنچا اور اپنی ساری کیفیت بیان کی اور عرض کیا کہ آپ ذرا تفصیل سے بتائیں کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس بات کے جواب میں قرآن پاک کا کچھ حصہ سنایا اور میں اتنا متاثر ہوا کہ اسی وقت ایمان لے آیا اور واپس جا کر اپنے باپ اور بیوی کو بھی مسلمان کیا اور پھر اپنے قبیلے اور اپنی قوم میں ساری زندگی مسلسل تبلیغ کرتا رہا۔ ❷

جسم پر تیر لگے لیکن تلاوت نہ چھوڑی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقامِ نخل کی جانب غزوۂ ذات الرقاع کے لیے نکلے۔ ایک مسلمان نے کسی مشرک کی بیوی

❶ صحیح البخاری : کتاب المغازی ،باب شهود الملائکة بدرا، باب ،رقم الحدیث: ۴۰۲۳

❷ الطبقات الکبری: ترجمة: الطفیل بن عمرو، ج۴ ص ۱۷۹، ۱۸۰/ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ج۳ ص ۱۵۶۲/ تاریخ مدینة دمشق: ج۲۵ ص ۱۱، ۱۲

کو قتل کر دیا (یا اسے قید کر لیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آ رہے تھے اس عورت کا شوہر آیا جو کہ کہیں گیا ہوا تھا، جب اسے بیوی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا خون نہیں بہا لے گا اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا، آپ نے راستہ میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ آپ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک اَنصاری نے اپنے آپ کو پہرہ کے لیے پیش کیا اور انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم پہرہ دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اس وادی کی گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ یہ دونوں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔ چنانچہ یہ دونوں گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو اَنصاری نے مہاجر صحابی سے کہا: ہم دونوں باری باری پہرہ دیتے ہیں، ایک پہرہ دے اور دوسرا سو جائے۔ اب تم بتاؤ کہ میں کب پہرہ دوں، شروع رات میں یا آخر رات میں؟ مہاجر صحابی نے کہا: نہیں، تم شروع رات میں پہرہ دو۔ چنانچہ مہاجر صحابی لیٹ کر سو گئے اور اَنصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ چنانچہ وہ آدمی آیا (جس کی بیوی قتل ہوئی تھی) جب اس نے دور سے ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا تو وہ یہ سمجھا کہ یہ (مسلمانوں کے) لشکر کا جاسوس ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تیر مارا جو اِن اَنصاری کو آ کر لگا، اَنصاری نے وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔ اس نے دوسرا تیر مارا وہ بھی آ کر ان کو لگا، انھوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔ اس آدمی نے تیسرا تیر مارا وہ بھی آ کر ان کو لگا، انھوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا، اور پھر رکوع اور سجدہ کر کے (نماز پوری کی اور) اپنے ساتھی کو جگایا اور اس سے کہا: اُٹھ بیٹھو، میں تو زخمی ہو گیا ہوں۔ وہ مہاجر جلدی سے اُٹھے۔ اس آدمی نے جب (ایک کی جگہ) دو کو دیکھا تو سمجھ

گیا کہ ان دونوں حضرات کو اس کا پتہ چل گیا ہے۔ چنانچہ وہ تو بھاگ گیا، جب مہاجر صحابی نے اَنصاری کے جسم میں سے کئی جگہ خون بہتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اس وقت کیوں نہیں اُٹھایا؟ اَنصاری نے کہا:

كُنتُ فِيْ سُوْرَةٍ أَقْرَأُهَا، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ، رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنْ أُضَيِّعَ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا. ❶

ترجمہ: میں ایک سورت پڑھ رہا تھا تو میرا دل نہ چاہا کہ اسے ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دوں، لیکن جب اس نے لگاتار مجھے تیر مارے تو میں نے نماز ختم کر کے آپ کو بتا دیا۔ اور اللہ کی قسم! جس جگہ کے پہرے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا اگر اس جگہ کے پہرے کے رہ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں جان دے دیتا اور سورت کو بیچ میں نہ چھوڑتا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے، وہاں سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم بیٹھوگے نہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ

❶ صحيح ابن حبان: كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ج۳ص ۳۷۵، رقم الحديث: ۱۰۹۶

وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کے بیٹھ گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بات کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہیں اوپر کو اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے کے لیے آسمان کی طرف دیکھا، پھر آہستہ آہستہ اپنی نگاہیں نیچی کرنے لگے یہاں تک کہ آپ نے زمین پر اپنے دائیں طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے عثمان سے منہ پھیر کر دوسری طرف متوجہ ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران میں اپنے سر کو یوں ہلاتے رہے گویا کسی بات کو سمجھ رہے ہیں۔ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے، یہ سب دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام سے فارغ ہوئے یا جو بھی اس وقت صورت حال تھی اس سے فارغ ہوئے اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا تھا، جو بظاہر لگ رہا تھا کہ کچھ کہا جا رہا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تو نہیں پتہ تھا لیکن بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا، تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھیں جیسے پہلی مرتبہ ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں کسی چیز کا پیچھا کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ چیز آسمان میں غائب ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کی طرح حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں کسی مقصد کی خاطر آپ کے پاس آیا ہوں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آج آپ نے جو کچھ کیا ہے اس سے پہلے میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے مجھے کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ

گئیں پھر آپ نے دائیں جانب اپنی نظریں جما دیں۔ آپ مجھے چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو گئے، آپ نے اپنا سر ہلانا شروع کر دیا گویا جو کچھ آپ سے کہا جا رہا ہے اسے آپ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی تم نے ایسا محسوس کیا ہے؟ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہنے لگے: جی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس اللہ کا قاصد آیا تھا، پیغام لے کے آیا تھا جب تم میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کا قاصد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر اس نے کیا کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جو کہا وہ یہ تھا:

﴿إِنَّ اللَّـهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل: ۹۰)

ترجمہ: بیشک اللہ انصاف کا، احسان کا، اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، بدی اور ظلم سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "فَذَلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِي وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا" یہ وہ وقت تھا جب میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پختہ کر لی اور مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو گئی۔ ❶

ایک اعرابی پر قرآن مجید کا اثر

امام ابوعبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

---

❶ مسند أحمد: ج ۵ ص ۸۷، رقم الحديث: ۲۹۱۹ / المعجم الكبير للطبراني: ج ۹ ص ۳۹، رقم الحديث: ۸۳۲۲ / قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۴۸/۷) رواه أحمد والطبراني وشهر وثقه أحمد وجماعة وفيه ضعف لايضر وبقية رجاله ثقات.

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾(الحجر: ۹۴)

ترجمہ: لہذا جس بات کا تمھیں حکم دیا جار ہا ہے اسے علی الاعلان لوگوں کو سنا دو، اور جو لوگ (پھر بھی) شرک کریں، انکی پرواہ مت کرو۔

وہ آیت سنتے ہی سجدے میں گر گیا، جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے سجدہ کسے کیا؟ اس نے کہا: اس کلام کی فصاحت و بلاغت کو۔

قرآن پڑھتے وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کیفیت

عمر بن حجادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی باندی سے پوچھا کہ تم نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خاص بات کونسی دیکھی، اس نے کہا کہ میں انھیں دیکھا کرتی تھی کہ وہ جیسے ہی قرآن کو کھولتے ان کے ہونٹ ابھی بند ہی ہوتے کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جاتے تھے۔ ❶

امام زین العابدین پر قرآن کریم کی تاثیر

حضرت علی بن حسین (المعروف زین العابدین رحمہ اللہ) کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی، اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کے چہرے پر گرا، جس سے آپ کا چہرہ زخمی ہو گیا اور کپڑے بھی گیلے ہو گئے، کنیز سہم گئی، مگر تھی عقلمند اس نے فوراً یہ آیت پڑھی "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ" (میرے نیک بندے غصے کو پی جاتے ہیں) یہ سنتے ہی خاندانِ نبوت کے اس بزرگ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ "وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" (اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں) بھی پڑھ دیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے دل سے معاف کیا۔ کنیز بھی بہت ہوشیار تھی اس نے آیت کا تیسرا جملہ "وَاللّٰهُ

❶ شعب الإيمان للبيهقي، ج ۱ ص ۳٦٨

یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ" (اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے یہ سن کر کنیز سے کہا جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ ❶

تین بڑے کافر جو رات کی تاریکیوں میں چھپ کر قرآن سنتے تھے

ایک مرتبہ ابوجہل اور ابوسفیان اور اخنس بن شریق رات کو اپنے اپنے گھروں سے اس لیے نکلے کہ چھپ کر رسول اللہ سے قرآن سنیں، ان میں ہر ایک علیحدہ علیحدہ نکلا، ایک کی دوسرے کو خبر نہ تھی اور علیحدہ علیحدہ گوشوں میں چھپ کر قرآن سننے لگے، تو اس میں ایسے محو ہوئے کہ ساری رات گزر گئی، جب صبح ہوگئی تو سب واپس ہوئے، اتفاقاً راستے میں مل گئے، اور ہر ایک نے دوسرے کا قصہ سنا تو سب آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تم نے یہ بری حرکت کی اور کسی نے یہ بھی کہا کہ آئندہ کوئی ایسا نہ کرے، کیوں کہ اگر عرب کے عوام کو اس کی خبر ہوگئی تو وہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ کہہ سن کر اپنے اپنے گھر چلے گئے، اگلی رات آئی تو پھر ان میں سے ہر ایک کے دل میں یہی ٹیس اٹھی کہ قرآن سنیں، اور پھر اسی طرح چھپ چھپ کر ہر ایک نے قرآن سنا، یہاں تک کہ رات گزر گئی، اور صبح ہوتے ہی یہ لوگ واپس ہوئے تو پھر آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے، اور اس کے ترک پر سب نے اتفاق کیا، مگر تیسری رات آئی تو پھر قرآن کی لذت وحلات نے انھیں چلنے اور سننے پر مجبور کر دیا پھر پہنچے اور رات بھر قرآن سن کر لوٹنے لگے تو پھر راستہ میں اجتماع ہو گیا، تو اب سب نے کہا کہ آؤ آپس میں معاہدہ کرلیں کہ آئندہ ہم ہرگز ایسا نہ کریں گے چنانچہ اس معاہدہ کی تکمیل کی گئی، اور سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے، صبح کو اخنس بن شریق نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور پہلے ابوسفیان کے پاس پہنچا کہ بتلاؤ اس کلام کے بارے میں تمھاری

❶ شعب الإیمان: حسن الخلق، فصل في ترک الغضب وفي کظم الغیظ، ج ۱۰ ص ۵۴۵، رقم: ۷۹۶۴

کیا رائے ہے؟ اس نے دبے دبے لفظوں میں قرآن کی حقانیت کا اعتراف کیا تو اخنس نے کہا کہ بخدا میری بھی یہی رائے ہے، اس کے بعد وہ ابوجہل کے پاس پہنچا اور اس سے بھی یہی سوال کیا کہ تم نے محمد کے کلام کو کیسا پایا؟ ابوجہل نے کہا کہ:

تَنَازَعْنَا نَحْنُ وَبَنُو عَبْدِ مَنَافٍ الشَّرَفَ، أَطْعَمُوا فَأَطْعَمْنَا وَحَمَلُوا فَحَمَلْنَا وَأَعْطَوْا فَأَعْطَيْنَا حَتَّى إِذَا تَجَاثَيْنَا عَلَى الرُّكَبِ وَكُنَّا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ قَالُوْا: مِنَّا نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ فَمَتَى نُدْرِكُ هَذِهِ، وَاللَّهِ لَا نُؤْمِنُ بِهِ أَبَدًا وَلَا نُصَدِّقُهُ فَقَامَ عَنْهُ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ. (1)

یعنی صاف بات یہ ہے کہ ہمارے خاندان اور بنوعبد مناف کے خاندان میں ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہے، قوم کی سیادت وقیادت میں وہ جس محاذ پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں ہم ان کا مقابلہ کرتے ہیں، انھوں نے سخاوت وبخشش کے ذریعہ قوم پر اپنا اثر جمانا چاہا تو ہم نے ان سے بڑھ کر یہ کام کر دکھایا، انھوں نے لوگوں کی ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں تو ہم اس میدان میں بھی ان سے پیچھے نہیں رہے، یہاں تک کہ پورا عرب جانتا ہے کہ ہم دونوں خاندان برابر حیثیت کے مالک ہیں۔ ان حالات میں ان کے خاندان سے یہ آواز اٹھی کہ ہمارے میں ایک نبی پیدا ہوا جس پر آسمان سے وحی آتی ہے، اب ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ ہم کیسے کریں، اس لیے ہم نے تو یہ طے کرلیا ہے کہ ہم زور اور طاقت سے ان کا مقابلہ کریں گے، اور ہرگز ان پر ایمان نہ لائیں گے، اور نہ ان کی تصدیق کریں گے، یہ سن کر اخنس بن شریق اٹھ کر چلے گئے۔

یہ ہے قرآن کا وہ کھلا ہوا معجزہ جس کا دشمنوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔

(1) معارف القرآن: سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳ کے تحت، ج ۱ ص ۱۷۴، ۱۷۵/ دلائل النبوّة للبیهقی: جماع أبواب المبعث، بَابُ اعْتِرَافِ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مِنَ الْإِعْجَازِ وَأَنَّهُ لَا يُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ لُغَاتِهِمْ مَعَ كَوْنِهِمْ مِنْ أَهْلِ اللُّغَةِ وَأَرْبَابِ اللِّسَانِ، ج ۲ ص ۲۰۶، ۲۰۷

عتبہ بن ربیعہ پر قرآن مجید کا اثر

عقبہ بن ربیعہ ایک دن قریش کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گوشے میں تنہا بیٹھے پایا، عتبہ نے اپنی قوم کو کہا کہ میں ابھی اس شخص کے پاس جاتا ہوں اور اسے مال و دولت کا لالچ دے کر اسے اس نئی تحریک سے روکتا ہوں۔ وہ حضرت کے پاس آیا اور مال ودولت کی پیشکش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں جو کچھ کہوں وہ سنو، اس کے بعد اپنی کہنا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ حم سجدہ کی تلاوت شروع کی۔ عتبہ سنتے ہی حیرت زدہ اور مدہوش ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اپنے کام میں مشغول رہیں اور کسی سے نہ ڈریں۔ مگر افسوس کہ برادری کے تعلق نے اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق نہ دی۔ تاہم اس نے اپنی قوم کو آ کر کہا:

بخدا میں نے وہ کلام سنا کہ ویسا کبھی نہ سنا تھا، بخدا وہ شعر نہیں اور نہ کہانت ہے، اے گروہ قریش! تم اس کو اس کے کام سے نہ روکو، بخدا اس کلام کو بڑی شان حاصل ہوگی اور تم جانتے ہو کہ وہ جو کچھ تمھارے بارے میں کہتا ہے جھوٹ نہیں کہتا، تم اس کی اطاعت کروا اگروہ غالب آ گیا اُس کا ملک تمہارا ملک ہوگا، اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور تم لوگوں میں نیک بخت ہوگے، جب سے قرآن کریم کی یہ سحر انگیزی بیان کی تو دیگر کفار نے کہا تم پر جادو ہوگیا ہے۔

یہ قرآن کی وہ تاثیر تھی جس کی دشمن نے بھی شہادت دی۔ (1)

محمد بن منکدر اور ابو حازم رحمہما اللہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ ممتاز قاری تھے، امام مالک انہیں سید القراء کہتے ہیں، یہ

(1) دلائل النبوة للبیهقی: بَابُ اعْتِرَافِ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْإِعْجَازِ، ج ۲ ص ۲۰۵

بڑے رقیق القلب تھے، کہ کلام اللہ کی مؤثر آیات پڑھ کر انکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ایک شب نماز پڑھتے ہوئے رونے لگے جب بہت دیر تک رونے لگے تو انکے گھر والوں نے پریشان ہوکر رونے کی وجہ پوچھی، مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، اہل خانہ نے حضرت ابوحازم رحمہ اللہ کو بلایا، حضرت ابوحازم رحمہ اللہ نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا کہ دوران تلاوت ایک آیت سامنے آگئی جس نے مجھے رلا دیا، پوچھا: وہ کونسی آیت ہے؟ کہا:

﴿وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ﴾ (الزمر: ۴۷)

ترجمہ: اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ ان کے سامنے آجائے گا جس کا انہیں گمان بھی نہیں تھا۔

جب انہوں نے یہ آیت بتائی تو ابوحازم رحمہ اللہ بھی رونے لگے۔ ❶

امام یحیی بن سعید رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر

علی بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم یحیی بن سعید رحمہ اللہ کیساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، جب وہ مسجد سے نکلے تو ہم بھی نکلے، جب گھر کے دروازے کے قریب ہوئے تو کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے، تو ایک روبی آیا، یحیی بن سعید رحمہ اللہ نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آجاؤ، چنانچہ ہم سب گھر کے اندر آئے، یحیی بن سعید رحمہ اللہ نے روبی سے کہا: قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھ کر سناؤ، اس نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور میں یحیی بن سعید کو دیکھ رہا تھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے، جب روبی اس آیت پر پہنچا:

﴿إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (الدخان: ۴۰)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ فیصلے کا دن ان سب کی مقررہ میعاد ہے۔

❶ سير أعلام النبلاء: الطبقة الثالثة، ترجمة: محمد بن منكدر، ج۵ ص ۳۵۵، رقم الترجمة: ۱۶۳

تو یحیی بن سعید رحمہ اللہ گرے اور بے ہوش ہو گئے اور اسکی آواز بلند ہو گئی، انکے قریب ایک دروازہ تھا یہ پلٹے تو دروازہ انکے پیٹھ پر لگا اور خون جاری ہو گیا اور زخمی ہو گیا، گھر کے عورتوں نے چیخنا چلانا شروع کیا تو ہم باہر آ کر دروازے پر کھڑے ہو گئے، پھر کچھ دیر بعد ہوش میں آئے، اور یہی آیت زبان پر جاری تھی، اور اسی زخم میں انتقال کر گئے۔ ❶

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ابتدائی زندگی فسق وفجور اور ڈاکہ زنی میں گذری، یہ راہ گیروں کو لوٹتے تھے۔ ان کی توبہ کا سبب یہ بنا تھا کہ وہ کسی لڑکی پر عاشق ہو گئے تھے، ایک مرتبہ وہ اس کی طرف جانے کے لئے دیوار پھلانگ رہے تھے کہ اچانک آواز ان کے کان میں پڑی کہ کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کر رہا تھا:

﴿أَلَمۡ يَأۡنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوبُهُمۡ لِذِكۡرِ اللَّهِ.﴾ (الحدید: ۱۶)

ترجمہ: جولوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے لیے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔

جب اس نے یہ تلاوت سنی تو کہا: جی ہاں! میرے مالک وہ وقت آ گیا، لہذا وہی سے واپس لوٹا، رات کو کسی ویرانے میں پہنچے، وہاں بارش سے چھپ کر کچھ لوگ بھی تھے، کچھ کہہ رہے تھے کہ ابھی نکل جاتے ہیں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ صبح کو چلیں گے، ورنہ فضیل ہمیں ڈاکہ مار کر لوٹ لے گا۔ فضیل کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں رات بھر گناہوں میں دوڑتا ہوں، اور یہاں مسلمان لوگ مجھ سے خوف زدہ ہے، میں سمجھتا ہوں

---

❶ سیر أعلام النبلاء: الطبقة التاسعة، ترجمة: يحيى بن سعيد بن فروخ القطان، ج ۹ ص ۱۸۳، ۱۸۴، رقم الترجمة: ۵۳

کہ اللہ نے مجھے ان لوگوں تک اسی لئے پہنچادیا کہ میں (اپنے کانوں سے سنوں) اور میں اب باز آجاؤں، پھر دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی قَدْ تُبْتُ اِلَیْکَ، وَجَعَلْتُ تَوْبَتِی مُجَاوَرَۃَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ. ❶

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے بارگاہ میں توبہ کرلی ہے اور میں نے اپنی توبہ بیت اللہ کے مجاور بننے کو بنایا ہے۔

جعفر بن حرب رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر

ابوالقاسم تنوخی رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے کہ جعفر بن حرب اللہ نے بادشاہ کے بڑے بڑے امور سنبھالے ہوئے تھے، وزارت کے قریب قریب ان کا درجہ تھا اور بادشاہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا مقام تھا، انہوں نے ایک آدمی کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ﴾ (الحدید: ۱۶)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے دل اللہ کے ذکر کیلئے اور جو حق اترا ہے اس کیلئے جھک جائیں؟

جعفر بن حرب اللہ نے یہ سن کر چیخ ماری اور کہنے لگے اے اللہ! ہاں وہ وقت آ گیا ہے، اس بات کو بار بار دھرایا اور روئے پھر اپنی سواری سے نیچے اترے، اور اپنے کپڑے اتار کر دریائے دجلہ میں داخل ہو گئے اور پانی میں چھپ گئے، پانی میں کھڑے کھڑے ظلم سے جمع کیا ہوا سارا مال واپس کیا اور باقی کو صدقہ کر دیا۔ ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا، اس نے انہیں پانی کے اندر کھڑے ہوئے دیکھا اور ان کا واقعہ سنا تو اس نے

❶ شعب الإیمان: معالجة کل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۴۲۹، رقم الحدیث: ۶۹۳۵

اپنی قمیض اور چادر ہدیہ دی، یہ اسے پہن کر باہر نکلے اور موت تک علم حاصل کرنے اور عبادت میں لگے رہے۔ ❶

ابن فضیل رحمہ اللہ پر قرآن مجید کا اثر

حضرت محمد بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشر بن حکم نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت فضیل رحمہ اللہ کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ "لَا تَقْرَءُوْا عِنْدَ ابْنِي الْقُرْآنِ" میرے بیٹے کے پاس قرآن نہ پڑھو۔ بشر کہتے ہیں کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تھا تو اس پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ بشر بیان کرتے ہیں کہ ابنِ فضیل (رِقّتِ قلب کی وجہ سے) قرآن پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ پس اس نے اپنے والد سے کہا: اے میرے والد! "اُدْعُ اللّٰهَ لَعَلِّی أَسْتَطِیعُ أَنْ أَخْتِمَ الْقُرْآنَ مَرَّةً وَاحِدَةً" اللہ تعالیٰ سے (میرے حق میں) دعا کریں شاید کہ میں اس قابل ہو جاؤں کہ میں ایک دفعہ ہی قرآن مکمل کر لوں۔ ❷

لبید شاعر پر قرآن مجید کا اثر

جاہلیت کا دور تھا، عرب کے بدو اور اعرابی شعر و ادب میں مہارت رکھتے تھے، انہی میں سے ایک شاعر جس کا نام لبید تھا۔ اپنے وقت کا بہت بڑا شاعر اور ادیب تھا، اہل زبان، اہل ادب اور شعراء اسے اپنے امام تصور کرتے تھے اور ملک الشعراء مانتے تھے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے جب ایک دفعہ شعر پڑھا تو سوق عکاظ میں تمام موجود شعراء نے اسے سجدہ کیا۔

عرب کی ایک رِیت تھی، ایک دستور تھا کہ وہاں جو شاعر غیر معمولی قابلیت کا حامل ہوتا

❶ التوابین لابن قدامة: ذکر التوابین من ملوک هذه الأمة، ص ۱۰۲

❷ شعب الإیمان: تعظیم القرآن، ج۳ص۴۱۷، رقم الحدیث: ۱۹۰۲

اسے یہ اعزاز ملتا کہ اس کا کلام ریشمی کپڑے پر سونے سے دھاگوں سے لکھ کر خانہ کعبہ میں لٹکا دیا جاتا۔ چنانچہ وہاں سات شعراء کا کلام بیت اللہ میں لٹکایا جاچکا تھا انہیں سبعہ معلقہ کہا جاتا ہے (جو آج بھی وفاق المدارس پاکستان کے نصاب میں شامل ہے) یہ لبید سبعہ معلقہ کا آخری شاعر تھا۔

آرتھر این ولاسٹن نے اپنی کتاب ''دی سورڈ آف اسلام'' میں اس لبید کا ایک واقعہ نقل کیا ہے، آرتھر نے کہا کہ ایک روز لبید نے اپنا تازہ کلام بیت اللہ کے دروازے پر آویزاں کر دیا، ایک مسلمان نے چند قرآنی آیات لکھ کر اس کے برابر لگا دیں۔ دوسرے روز جب لبید کا وہاں سے گزر ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے اشعار کے مقابل چند کلمات بیت اللہ کے دروازے پر آویزاں ہیں، اسے اس جرات پر حیرت ہوئی وہ آگے بڑھا قریب آیا اور غور سے ان کلمات کو دیکھا، قرآن پاک کی آیات پڑھیں اور بے اختیار بول اٹھا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔ بس اسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو گیا اور شاعری کو خیر آباد کہہ دیا۔

مشہور ادیب ابن مقفع پر قرآن مجید کا اثر

ابن مقفع اپنے وقت کا ایک بڑا بلند پایہ ادیب گزرا ہے، اس نے دعویٰ کیا کہ قرآن بے شک فصاحت و بلاغت کی انتہاء پر ہے، لیکن میں اسی طرز کا کلام لکھ سکتا ہوں، اس نے اپنی کافی عمر اسی خیال خام میں ضائع کی اور اپنے خیال میں کچھ اس طرح لکھا بھی۔ ایک روز اسے ایک مکتب کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا، وہاں ایک لڑکا سورہ ہود کی یہ آیت پڑھ رہا تھا:

﴿وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (ھود: ۴۴)

ترجمہ: اور حکم ہوا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل لے، اور اے آسمان! تھم جا چنانچہ پانی اتر گیا اور سارا قصہ چکا دیا گیا کشتی جودی پہاڑ پر آ ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ بربادی ہے اس قوم کی جو ظالم ہو۔

ابن مقفع سنتے ہی حیرت زدہ اور مدہوش ہوگیا اور گھر آکر سب اپنے لکھے ہوئے کو مٹادیا اور قسم کھا کر کہا کہ اس کلام کا کوئی معارضہ نہیں کرسکتا اور یہ کسی انسان کا کلام نہیں:

رام أن يعارض القرآن نظلم كلامًا وجعله مفصلا وسماه سورًا فاجتاز يومابصبي يقرؤها فى مكتب فرجع ومحاما عمل، وقال: أشهد أن هذا لايعارض أبدًا وماهو من كلام البشر. ❶

علامہ سلیمان الجمل رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

هذه الآية أبلغ آية فى القرآن لاحتوائها على أحد وعشرين نوعا من نواع البديع والحال أن كلماتها تسعة عشر. ❷

ترجمہ: یہ آیت کریمہ قرآن پاک کی انتہائی بلیغ آیت ہے کیوں کہ یہ فن بدیع کی (۲۱) اقسام پر مشتمل ہے۔ جبکہ اس آیت کے کل کلمات صرف (۱۹) ہیں۔

ایک دیہاتی پر قرآن کا ایسا اثر کہ اُس نے جان دے دی

امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن بصرہ کی جامع مسجد میں آیا، میں بصرہ کی گلیوں میں آرہا تھا تو ایک اجڈ، خشک دماغ دیہاتی اونٹ پر سوار تلوار سنتے ہوئے کمان ہاتھ میں پکڑے ہوئے میرے قریب آکر سلام کیا اور مجھ سے پوچھا: آپ کس قبیلہ سے ہیں؟ میں نے کہا: میں بنوالاصمع سے ہوں، اس نے کہا: اصمعی آپ ہے؟ میں

❶ روح المعانی: سورہ ھود آیت نمبر ۴۴ کی تفسیر میں، ج ۱۲ ص ۳۶۴

❷ حاشية الجمل على الجلالين: ج ۳ ص ۴۳۹

نے کیا: ہاں! اس نے کہا: کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: ایسی جگہ سے آرہا ہوں جہاں رحمٰن کا کلام پڑھا جارہا تھا، اس نے کہا رحمٰن کا ایسا کلام بھی ہے جسے آدمی تلاوت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! وہ کہنے لگا کچھ میرے سامنے تلاوت کرو، میں نے اس سے کہا: اپنے اونٹ سے نیچے اترو، وہ نیچے اترا تو میں نے سوہ ذریات شروع کی، جب میں اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان پر پہنچا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ﴾ (الذاریات: ۲۲)

ترجمہ: اور تمہارا رزق جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمانوں میں ہے۔

یہ آیت سن کر وہ کہنے لگا، اے اصمعی! یہ رحمٰن کا کلام ہے، میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق بنا کر بھیجا یہ رحمٰن کا کلام ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا، مجھے کہنے لگا: بس کرو۔

پھر وہ اونٹنی کے پاس گیا اور اسے ذبح کر دیا اور کھال سمیت اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور کہنے لگا، اس کو تقسیم کرنے میں آپ میری مدد کریں، ہم نے اس اونٹنی کے گوشت کو آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیا، پھر اپنی تلوار اور کمان کو لے کر توڑ دیا اور انہیں کجاوے کے نیچے رکھ دیا اور مڑ کر بستی کی طرف چلا گیا اور یہ کہتے ہوئے جارہا تھا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ﴾ (الذاریات: ۲۲)

میں نے اپنے نفس کو ملامت کیا کہ جتنا اعرابی اس قرآن پاک سے متنبہ ہوا اتنا تو نہیں ہوا، جب میں ہارون الرشید کے ساتھ حج کے لئے گیا، مکہ میں داخل ہوا تو میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو کسی نے مجھے ہلکی آواز سے بلایا، میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہی اعرابی تھا، اس کا جسم کمزور اور رنگ زرد ہو چکا تھا، اس نے مجھے سلام کیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مقام ابراہیم کے پیچھے بٹھالیا اور کہنے لگا: میرے سامنے رحمٰن کا کلام تلاوت

کرو، میں نے سورہ ذریات پڑھنی شروع کی، جب میں ﴿وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات:۲۲) تک پہنچا تو اعرابی نے چیخ ماری اور کہنے لگا: ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا، ہم نے اسے سچ پایا، پھر کہنے لگا: اس کے علاوہ کچھ اور کلام بھی ہے، پھر میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ﴾ (الذاریات: ۲۳)

ترجمہ: قسم ہے آسمان اور زمینوں کے پروردگار کی کہ وہ برحق ہے جیسے تم باتیں کررہے ہے۔

اعرابی نے چیخ ماری اور کہنے لگا: سبحان اللہ!

مَنْ ذَا أَغْضَبَ الْجَلِيلَ حَتَّى حَلَفَ؟ أَفَلَمْ يُصَدِّقُوهُ بِقَوْلِهِ حَتَّى أَلْجَؤُوهُ إِلَى الْيَمِينِ قَالَهَا: ثَلَاثًا وَخَرَجَتْ نَفْسُهُ.[1]

ترجمہ: اللہ رب العزت کو کس نے غصہ دلایا یہاں تک کہ اس نے قسم کھائی، کیا انسان واقعی اس کی تصدیق نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اُسے قسم پر مجبور کیا، تین مرتبہ یہ کہا اور اسی میں اس کا انتقال ہو گیا۔

شہید کا سرتن سے جدا ہو کر تلاوت کرنے لگا

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں تین مجاہد نوجوان تھے جو وقتاً فوقتاً سرزمین روم جا کر حملے کرکے واپس آجاتے تھے، ایک مرتبہ یہ تینوں رومیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے، گرفتاری کے بعد ان کو شاہِ روم کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے ان پر اپنا دین پیش کیا، انھوں نے کہا اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب قطعاً قبول نہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

[1] شعب الإيمان: التوكل بالله عزوجل، ج ۲ ص ۴۸۰، الرقم: ۱۲۷۶

بادشاہ نے یہ سن کر گرفتار کر کے لانے والوں سے کہا کہ ان کو لے جاؤ، بادشاہ ایک ندی کے پاس ایک چھوٹے سے ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا، اہلکاران کو پکڑ کر ندی کے کنارے پر لے گئے:

فَضَرَبَ عُنُقَ رَجُلٍ مِنهُم فَوَقَعَ فِی النَّهرِ،فَإِذَا رَأْسُهُ قَدْ قَامَ بِحِیَالِهِم،وَاستَقبَلَهُم بِوَجهِهِ،وَهُوَ یَقُولُ(یَا أَیَّتُهَا النَّفسُ المُطمَئِنَّةُ ارجِعِی إِلَی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَرضِیَّةً،فَادخُلِی فِی عِبَادِی وَادخُلِی جَنَّتِی)،فَفَزِعُوا وَقَامُوا. ❶

ترجمہ: ایک مجاہد کی گردن تن سے جدا کر دی تو اس کا سر ندی میں جا گرا اور گر کر اچانک سب کے برابر میں سیدھا کھڑا ہو گیا۔ (جیسے زندہ انسان کا سر ہوتا ہے) اور اپنا چہرہ سب کی طرف کر دیا اور زبان پر یہ آیات جاری تھیں: اے نفس مطمئنہ! چل اپنے رب کی طرف اس طرح کہ تو بھی خوش ہونے والا ہے اور تجھے بھی پسند کیا جا رہا ہے۔ پھر داخل ہو جا میرے (مقرب) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ یہ دیکھ کر سب خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

قرآن مجید کی اتنی تاثیر کی ایک آیت سن کر جان نکل گئی

منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور کوفہ کی ایک گلی میں پڑاؤ ڈالا، ایک اندھیری رات کو میں نکلا تھا تو ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو رات کے وقت چیخ رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا، اے میرے مولا! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے تیرے نافرمانی کی تو میں تیری سزا سے جاہل نہیں تھا لیکن ایک غلطی مجھ سے سرزد ہو گئی، میری بدبختی نے اس خطا میں میری مدد کی اور تیری پردہ پوشی نے مجھے

❶ من عاش بعد الموت: ص ۳۸، الرقم: ۳۹

اس غلطی پر ابھارا، میں نے اپنی کوشش سے تیری نافرمانی کی اور اپنی جہالت کی وجہ سے تیری مخالفت کی، تیرے پاس میرے خلاف دلیل ہے، ابھی تیرے عذاب سے مجھے کیا چیز بچائے گی؟ جب تو نے اپنی رسی مجھ سے کاٹ لی تو میں کس کی رسی سے تجھ تک پہنچوں گا؟ ہائے جوانی! ہائے جوانی! جب وہ اپنی بات سے فارغ ہوا تو میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم: ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر سخت کڑے مزاج کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

میں نے ایک زوردار حرکت سنی اس کے بعد میں نے کوئی چیز نہ سنی اور چلا گیا، دوسرے دن اسی راستے سے واپس آیا تو ایک جنازہ رکھا ہوا تھا اور ایک بڑھیا سے میں نے میت کے بارے میں پوچھا: وہ بڑھیا پہچانتی نہیں تھی، اس نے کہا یہ آدمی (اللہ ہی اسے بدلہ دے) میرے بیٹے کے پاس سے گزشتہ رات کو گزرا اور میرا بیٹا کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا تو اس آدمی نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کی، جب میرے بیٹے نے سنا تو اس کی شہ رگ پھٹ گئی اور انتقال ہو گیا۔ ❶

تاثیر قرآن کے سبب عذابِ قبر سے محفوظ ہو گیا

لوگوں نے ایک مردے کو دفن کیا اور قبر برابر کر کے سب لوگ واپس چلے گئے تو ایک

❶ التوابین لابن قدامة: أخبار جماعة من التوابين، ص ۱۷۱، ۱۷۲

شخص نے خواب دیکھا کہ قبر سے مار پیٹ اور بھونکنے کی آواز سنی۔اس کے بعد قبر سے ایک کالا کتا نکلا،اس کتے سے کہا اے بدبخت تو کون ہے؟اس نے کہا میں میت کا عمل ہوں۔پھر نے کہا،یہ مار پیٹ تجھے ہوئی یا میت کو؟اس نے کہا یہ مار مجھے ہی پر پڑی اور مردہ مار سے بچ گیا،کیونکہ اس کے پاس سورہ یسین اور سوہ ملک وتنزیل سجدہ تھیں،اس لئے وہ آڑے آ گئیں اور مجھے مار کر قبر سے نکال دیا گیا۔ ❶

قبر سے تلاوت قرآن کی آواز آنا

مسلمہ بن خوشب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحماد گورکن جیسے پرہیز گار شخص سے سنا،وہ کہہ رہا تھا کہ میں جمعہ کے دن دوپہر کے وقت قبرستان گیا،میں جس قبر پر گزر رہا تھا اندر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ❷

ابوبکر بن مجاہد مقری رحمہ اللہ کا قبر میں تلاوت کرنا

عیسیٰ بن محمد ظوماری کہتے ہیں:

رَأَیْتُ أَبَابَکْرِ بْنِ مُجَاهِدٍ فِیْ النَّوْمِ کَأَنَّهُ یَقْرَأُفَکَأَنِّیْ أَقُوْلُ لَهُ:یَاسَیِّدِیْ أَنْتَ مَیِّتٌ وَتَقْرَأُ؟ فَکَأَنَّهُ یَقُوْلُ لِیْ: کُنْتُ أَدْعُوْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلاةٍ وَعِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ أَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِمَّنْ یَقْرَأُفِیْ قَبْرِهِ، فَأَنَامِمَّنْ یَّقْرَأُفِیْ قَبْرِهِ. ❸

ترجمہ:میں نے ابوبکر بن مجاہد مقری کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا گویا وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔میں نے خواب میں ہی ان سے کہا،آپ کا تو انتقال ہو گیا ہے اور پھر بھی تلاوت کر رہے ہیں،انہوں نے جواب دیا کہ میں ہر نماز کے بعد اور ہر ختم قرآن کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے ان لوگوں میں

❶ موت کا جھٹکا:ص ۲۳۸

❷ موت کا جھٹکا:ص ۲۴۳

❸ تاریخ بغداد:ترجمة:أحمدبن موسی بن یونس بن حرب،ج۵ص ۳۵۵،رقم الترجمة: ۲۸۹۶

شامل کردے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں۔ چنانچہ (دعا قبول ہوگئی اور) اب میں اپنی قبر میں قرآن پاک پڑھتا ہوں۔

قبر میں بوڑھے شخص کا قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

حضرت عاصم سقطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حَفَرْنَا قَبْرًا بِبَلْخ فَنَقِبَ فِیْ قَبْرِہٖ، فَإِذَا شَیْخٌ فِی الْقَبْرِ مُتَوَجِّہٌ إِلَی الْقِبْلَةِ وَعَلَیْہِ إِزَارٌ أَخْضَرُ وَاَخْضَرُ مَاحَوْلَہُ، وَفِیْ حِجْرِہٖ مُصْحَفٌ یَقْرَأُفِیْہِ. ❶

ترجمہ: بلخ میں ہم نے ایک قبر کھودی، جب قبر تیار ہوگئی تو اس کے نیچے سے ایک دوسری قبر نکل آئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا قبر میں قبلہ رو بیٹھا ہوا ہے، اس نے سبز تہبند باندھا ہوا ہے اور اس کے اردگرد سبزے اُگے ہوئے ہیں، اس بوڑھے آدمی کی گود میں قرآن پاک ہے اور وہ اس میں پڑھ رہا ہے۔

تلاوت کے ایصالِ ثواب سے مردے کا فائدہ حاصل کرنا

حسن بن جروی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ أُخْتٍ لِیْ فَقَرَأْتُ عِنْدَھَا تبارک لِمَایُذْکَرُ فِیھَافَجَاءَ نِیْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّیْ رَأَیْتُ أُخْتَکَ فِی الْمَنَام تَقُوْلُ جَزَی اللّٰہُ أَبَاعلی خَیْرًا فَقَدِ انْتَفَعْتُ بِمَاقَرَأَ. ❷

ترجمہ: میں نے اپنی بہن کی قبر کے پاس سورہ ملک پڑھی، پھر ایک شخص نے مجھ سے آکر کہا کہ میں نے آپ کی ہمشیرہ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتی ہیں: اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے، ان کی قرأت سے ہم نے فائدہ اٹھایا۔

❶ بشری الکئیب بلقاء الحبیب للسیوطی: ذکر قراءۃ الموتی فی قبورھم، ص ۴۶

❷ کتاب الروح: المسألة الأولی، ص ۱۱

سورہ یٰسین کی تلاوت کی برکت سے قبرستان والوں کی بخشش

ایک شخص اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ہر جمعہ کو سورہ یسین پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے سورہ یٰسین پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک اس سورت کا ثواب ملتا ہے تو قبرستان کے مردوں کو اِس کا ثواب پہنچا۔ اگلے جمعہ کو اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے پوچھا:

أَنْتَ فَلَانُ ابْنُ فُلَا نَة قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ بِنْتاً لِي مَاتَتْ فَرَأَيْتُهَا فِي النَّوْمِ جَالِسَةً عَلَى شَفِيرِ قَبْرِهَا فَقُلْتُ مَا أَجْلَسَكِ هَاهُنَا فَقَالَتْ إِنَّ فُلَا نَ ابْنَ فُلَا نَة جَاءَ إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ فَقَرَأَ سُورَةَ يس وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ فَأَصَابَنَا مِنْ رَوْحِ ذَلِكَ أَوْ غَفَرَ لَنَا أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ. ❶

ترجمہ: کیا تم فلاں ابن فلاں ہو؟ اس نے کہا، ہاں میں وہی ہوں۔ اس نے کہا میری ایک بچی فوت ہوگئی ہے، میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اپنی قبر کے کنارہ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ اس نے آپ کا نام لے کر کہا کہ وہ اپنی والدہ کی قبر پر آئے اور سورہ یسین پڑھ کر اس کا ثواب تمام مردوں کو بخش گئے، اس میں سے کچھ ثواب ہمیں بھی ملا، یا ہمیں بخش دیا گیا، اس جیسا کوئی جملہ کہا۔

تلاوت قرآن اور روزوں کے سبب قبر سے خوشبو کا جاری ہونا

حضرت مغیر بن حبیب رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن غالب حُدّانی رحمہ اللہ ایک معرکہ میں شہید ہو گئے۔ جب انہیں قبر میں دفن کیا گیا تو لوگوں نے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو محسوس کی۔ ان کے خاندان کے کسی آدمی نے حضرت عبداللہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تم نے کون

❶ کتاب الروح: المسألة لأولى، ص ۱۱

سا عمل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بہت اچھا عمل کیا ہے۔ پھر خواب دیکھنے والے نے دریافت کیا، تم کس طرف گئے؟ انہوں نے کہا: میں جنت کی طرف گیا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا اس کے اسباب کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

بِحُسْنِ الْيَقِينِ وَطُولِ التَّهَجُّدِ وَظَمَأِ الْهَوَاجِرِ، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الرَّائِحَةُ الطَّيِّبَةُ الَّتِي تُوجَدُ مِنْ قَبْرِكَ؟ قَالَ: تِلْكَ رَائِحَةُ التِّلَاوَةِ وَالظَّمَأِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، طویل تہجد گزاری اور روزہ رکھ کر دو پہر کی شدید تشنگی برداشت کرنے کے سبب یہ مقام میسر آیا۔ پھر دریافت کیا یہ قبر سے خوشبو کیسی آ رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، تلاوت قرآن اور روزوں میں پیاس کی شدت برداشت کرنے کی وجہ سے آ رہی ہے۔ ❶

جنت میں تلاوتِ قرآن کی آواز سنی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب سویا تو اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، پھر میں نے ایک قاری کی آواز سنی، قرآن کی تلاوت کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ قاری کون ہے؟ جواب ملا، یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ.

یعنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا یہی مرتبہ ہے اور حارثہ بن نعمان بہت زیادہ اپنی والدہ سے حسنِ سلوک کرتے تھے۔ ❷

شہید کا قبر میں خوبصورت باغ میں تلاوت کرنا

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے کسی جگہ زمین احد کو کھودا تو ایک

❶ حلية الأوليا: ترجمة: المغيرة بن حبيب، ج ٦ ص ٢٤٧

❷ مسند أحمد: مسند عائشة بنت الصديق، ج ٤٢ ص ٢٠٦، رقم الحديث: ٢٥٣٣٧

طاق کھل گیا،

فإذا شخص علی سریر وبین یدیه مصحف یقرأ فیه، وأمامه روضة خضراء وذلک بأحد، وعلم أنه من الشهداء لأنه رأی ررأیی فی صفحة وجهه جرحاً. ❶

ترجمہ: انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے اوراس کے سامنے ایک قرآن شریف ہے جس میں وہ تلاوت کررہا ہے اوراس کے آگے لہلہاتا ہوا چمن ہے۔ چونکہ یہ واقعہ اُحد کا تھا اورمردہ کے ایک رخسار پرزخم بھی تھا اس لئے انہوں نے پہچان لیا کہ یہ کسی شہید کی لاش ہے۔

ایک نوجوان کی تلاوت سن کرایک شخص نے لہوولعب کی زندگی ترک کردی

شیخ اسمٰعیل بن عبداللہ خزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زمانہ ترقی میں ایک شخص قوم مہالبہ بمقام بصرہ کسی ضرورت کوآیا، جب اپنے کاموں سے فارغ ہوا، بصرہ کی جانب واپس ہوا، اس کے ساتھ ایک غلام اورایک لونڈی تھی، جب دجلہ میں کشتی پر بیٹھ چکا اور کشتی روانہ ہوئی، ایک جوان کنارے دریا کے نظرآیا، اونی جبہ پہنے ہوئے تھا، ہاتھ میں لاٹھی تھی، ملاح سے کہا مجھ کوبھی بصرہ تک سوارکرلے اورکرایہ لے لو، میں نے اس کودیکھا اوراس پرترس کھاکرملاح سے کہا کہ کشتی کنارے لگاکرکے اس شخص کواپنے ہمراہ بٹھالے، ملاح نے اس کوکشتی پرسوارکرلیا، جب کھانے کا وقت آیا، دسترخوان منگوایا اور ملاح سے کہا اس جوان کوبلالوہمارے ساتھ کھانا کھاوئے، ملاح نے بلایا، جوان نے انکارکیا، انہوں نے کھانا شروع کیا اورجوان کوبلاتے رہے یہاں تک کہ وہ بھی آکر شریک ہوا پھرسب نے کھایا، جب کھانے سے فراغت پائی وہ جوان اٹھنے لگا ایک شخص

---

❶ بشری الکئیب بلقاء الحبیب: ذکرقراء ة الموتی فی قبورهم، ص ۴۷

نے روکا، پھر شراب طلب کی خود ایک پیالہ پیا پھر لونڈی کو پلائی ،اس کے بعد اس جوان کے سامنے کیا اس نے انکار کیا، پھر وہ پیالہ لونڈی کو پلا دیا اور کہا تو بھی اپنا کام کر، لونڈی نے غلاف سے ایک عود نکالا، اسکو درست کر کے سنبھالا اور گانے لگی، پھر اُس شخص نے کہا اے جوان !تم اس طرح گا سکتے ہو؟ کہا اس سے بہتر مجھ کو آتا ہے، جوان نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر یہ آیت پڑھی:

﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًاأَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا﴾ (النساء:۷۷،۷۸)

ترجمہ: کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ تو تھوڑا سا ہے اور جو شخص تقوی اختیار کرے اس کے لیے آخرت کہیں زیادہ بہتر ہے، اور تم پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا تم جہاں بھی ہوگے (ایک نہ ایک دن) موت تمہیں جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں کیوں نہ رہ رہے ہو اور اگر ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر ان کو کوئی برا واقعہ پیش آجاتا ہے تو (اے پیغمبر) وہ (تم سے) کہتے ہیں کہ یہ برا واقعہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ کہہ دو کہ ہر واقعہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کوئی بات سمجھنے کے نزدیک تک نہیں آتے؟

جوان خوش آواز تھا، نہایت درد دِل کے ساتھ تلاوت کر رہا تھا، اُس شخص نے شراب کا پیالہ دریا میں پھینک کر کہا میں گواہ ہوں یہ اس سے اچھا ہے جو میں ابھی سن چکا ہوں، کیا اس کے سوا اور بھی ہے؟ جوان نے کہا ہاں اور یہ آیت پڑھی:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾(الكهف: ۲۹)

ترجمہ:اور کہہ دو کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آ چکا ہے،اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے،ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی،اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا،(اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا کیسا بدترین پانی،اور کیسی بری آرام گاہ!۔

اُس شخص کے دل میں کلام خدا کی عزت وعظمت سما گئی،بوتل شراب کی اٹھا کر پھینک دی اور عود توڑ ڈالا،پھر کہا اے جوان! کیا کوئی خوشی کا مضمون ہے،جوان نے کہا ہاں ہے اور یہ آیت پڑھی:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾(الزمر: ۵۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے،اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو،یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اُس شخص نے آیت سن کر زور سے چلایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا،لوگوں نے دیکھا کہ تو وہ انتقال کر چکا تھا،وہ شخص مشہور معروف تھا،لوگ لاش لے کر گھر گئے،تمام لوگ جمع ہوئے،کسی جنازہ میں اتنا بڑا مجمع نہ ہوگا۔لونڈی کی خبر مجھ کو اس طرح پہنچی کہ اس نے بالوں کا کرتا پہن لیا،توبہ تائب ہوئی دن کو روزہ رکھتی،رات بھر عبادت کرتی،چالیس

سال اسی حال پر گذرے، ایک مرتبہ کہیں رات کو اس آیت پر پہنچیں:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکھف: ۲۹)

ترجمہ: اور کہہ دو کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آ چکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ!۔

جب یہ آیت تلاوت کی خشیتِ الٰہی میں روح پرواز کر گئی، صبح لوگوں نے اس کو مردہ پایا۔ ❶

سورہ تکویر کی آیات سن کر سابقہ زندگی سے پلٹ گیا

حضرت شیخ ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے بصرہ کا قصد کیا، ایک کشتی کرایہ پر لی، اس میں ایک شخص اس کے ساتھ اس کی لونڈی تھی، مرد نے کہا تمہارے واسطے جگہ نہیں، اس کی لونڈی نے اس سے کہا کہ مجھ کو کشتی میں بٹھا لے، اس مرد نے مجھ کو کشتی پر سوار کر لیا، جب ہم چلے اس مرد نے کھانا طلب کیا، دسترخوان پر کھانا رکھا گیا پھر کہا اس مسکین کو بھی بلا لیں، ہمارے ساتھ کھانا کھائے، کھانے سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے لونڈی سے کہا اپنی شراب لا، لونڈی شرب لائی، خود پی اور لونڈی کو حکم دیا کہ مجھ کو پلاوے، میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے، مہمان کے واسطے حق ہے، مجھ کو چھوڑ دیا،

❶ روض الریاحین فی حکایات الصالحین: الحکایۃ الرابعۃ والعشرون بعدالمائۃ، ص: ۱۵۲

جب نیند نے اس میں پورا اثر کیا کہا اے لونڈی اپنا ساز لا اور جو تیرے پاس ہے ظاہر کر، اس لونڈی نے ساز لے کر خوب گایا، پھر وہ شخص میری جانب متوجہ ہوا اور کہا کیا تم اس طرح یہ کام کر سکتے ہو؟ میں نے کہا اس سے بہتر ہے، پھر میں نے سورہ تکویر تلاوت کی:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ. وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ. وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ. وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ. وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ. وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ. وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ﴾ (التکویر: اتا ۹)

ترجمہ: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے اور جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیوں کو بھی بیکار چھوڑ دیا جائے گا اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیے جائیں گے اور جب سمندروں کو بھڑکایا جائے گا اور جب لوگوں کے جوڑے جوڑے بنا دئے جائیں گے اور جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا، اس سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟

پھر جب میں " وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ " جب صحیفوں کو کھول دیا جائے گا، اس آیت تک پہنچا تو اس شخص نے کہا اے لونڈی چلی جا تو خدا کی راہ میں آزاد ہے، اور جو کچھ شراب اس کے پاس تھی پانی میں ڈال دی اور بوتل توڑ ڈالی، پھر میری طرف آیا، اور میرے ساتھ بغلگیر ہوا اور کہا اے بھائی! کیا تم کہہ سکتے ہو اگر میں توبہ کروں تو خدا میری توبہ قبول کرے گا، میں نے کہا خداوند تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور گناہ سے پاک ہونے والوں کو دوست رکھتا ہے، پھر میں نے اس کو اللہ کے واسطے بھائی بنایا، اس کے بعد میں اور وہ چالیس سال تک ایک ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ شخص انتقال کر گیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا تیرا کیا حال ہوا؟ کہا مجھ کو بہشت عطا ہوئی، میں نے

کہا کس عمل کی بدولت، اس نے جواب دیا تم نے جو" وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ"
پڑھ کرسنائی تھی، اور میں نے توبہ کی تھی، یہی آیات میری نجات کا ذریعہ بن گئیں۔ ❶

ایک بت پرست کا تلاوت کی تاثیر سے ایمان قبول کرنا

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں کشتی میں تھا، ہوا نے ہمیں ایک جزیرے میں جا پھینکا، اس جزیرے میں ایک بُت پرست رہتا تھا، ہم نے اس سے پوچھا: تو کس کی عبادت کرتا ہے؟ اس نے بُت کی طرف اشارہ کیا، ہم نے کہا کہ کشتی میں ہمارے ساتھ ایک آدمی ہے جو اس جیسا بُت بناتا ہے اور یہ بُت معبود نہیں جس کی عبادت کی جائے، اس نے پوچھا: تم کسی کی عبادت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اس نے پوچھا: اللہ کون ہے؟ ہم نے کہا: اللہ وہ ذات ہے جس کا عرش آسمان میں ہے، جس کی بادشاہت زمین میں ہے اور جس کی تقدیر زندوں اور مردوں میں ہے، اس نے پوچھا تم نے اللہ کو کیسے پہچانا؟ ہم نے کہا: اس بادشاہ نے ہمارے پاس ایک کریم رسول بھیجا جس نے ہمیں اس کی خبر دی، اس نے پوچھا: اب وہ رسول کہاں ہے؟ ہم نے کہا: جب اس نے پیغام پہنچادیا تو اللہ نے اسے اپنے پاس بلالیا، اس نے پوچھا: کیا اس نے تمہارے پاس کوئی نشانی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اللہ کی کتاب چھوڑی ہے، اس نے کہا: اس بادشاہ کی کتاب ہمیں دکھاؤ، ہم نے قرآن پاک لاکر اس کے سامنے رکھا، اس نے کہا: میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، تم اس میں سے مجھے کچھ سناؤ:

فقرأنا عليه سورة من القرآن فلم نزل نقرأ ويبكي حتى ختمنا السورة فقال: ينبغي لصاحب هذا الكلام أن لا يعصى ثم أسلم. وحملناه معنا

---

❶ روض الرياحين :الحكاية الثالثة والعشرون بعد المائة، ص ١٥١

وعلمناه شرائع الإسلام وسورا من القرآن وكنا حين جننا الليل وصلينا العشاء وأخذنا مضاجعنا قال: لنا يا قوم!هذا الإله الذى دللتمونى عليه إذا جنه الليل ينام؟ قلنا: لا يا عبد الله هو عظيم قيوم لا ينام.قال: بئس العبيد أنتم تنامون ومولاكم لا ينام؟ فأعجبنا كلامه.

ترجمہ: ہم نے ایک سورت سنائی، وہ سنتے ہوئے روتا رہا یہاں تک کہ وہ سورت پوری ہوگئی، اس نے کہا کہ اس پاک کلام والے کا حق یہی ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے، اس کے بعد وہ مسلمان ہوگیا، ہم نے اس کو اسلام کے ارکان اور احکام بتائے اور چند سورتیں قرآن پاک کی سکھائیں، جب رات ہوئی عشاء کی نماز پڑھ کر ہم سونے لگے تو اس نے پوچھا: کیا تمہارا معبود بھی رات کو سوتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ پاک ذات حی قیوم ہے وہ نہ سوتا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے، اس نے کہا: تم کس قدر نالائق بندے ہو؟ آقا تو جاگتا رہے اور تم سو جاؤ، ہمیں اس کی بات سے بڑی حیرت ہوئی۔

جب ہم اس جزیرہ سے واپس ہونے لگے تو وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو تاکہ میں دین کی باتیں سیکھوں، ہم نے اس کو اپنے ساتھ لے لیا، جب ہم شہرِ عبّادان میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ شخص نومسلم ہے اس کے لئے کچھ معاش کی بھی فکر کرنی چاہیے، ہم نے اُس سے کہا ہمارے پاس کچھ درہم ہیں ان کو تم اپنے خرچ میں لے آنا۔ کہنے لگا: تم لوگوں نے مجھے ایسا راستہ دکھایا جس پر خود بھی نہیں چلتے، میں ایک جزیرے میں تھا، ایک بُت کی پرستش کرتا تھا، خدائے پاک کی پرستش بھی نہ کرتا تھا، اس نے اس حالت میں بھی مجھے ضائع اور ہلاک نہیں کیا حالانکہ میں اس کو جانتا بھی نہیں تھا، پس وہ اس وقت مجھے کیونکر ضائع کردے گا جبکہ میں اس کو پہچانتا بھی ہوں، اس کی عبادت بھی کرتا ہوں، تین دن کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا آخری

وقت ہے، موت کے قریب ہے، ہم اس کے پاس گئے، اس سے پوچھا کہ تیری کوئی حاجت ہے؟ تو بتا! کہنے لگا: میری تمام حاجتیں اس پاک ذات نے پوری کر دیں جس نے تم لوگوں کو جزیرہ میں (میری ہدایت کے لئے) بھیجا تھا۔

شیخ عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر دفعتاً نیند کا غلبہ ہوا، میں وہیں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت سرسبز شاداب باغ ہے، اس میں نہایت نفیس قبہ بنا ہوا ہے، اس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اس تخت پر ایک حسین لڑکی کہ اس جیسی خوبصورت عورت کبھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی یہ کہہ رہی ہے کہ خدا کے واسطے اس کو جلدی بھیج دو، اس کے اشتیاق میں میری بے قراری حد سے بڑھ گئی، میری جو آنکھ کھلی تو اس نومسلم کی روح پرواز کر چکی تھی، ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کر دیا، جب رات ہوئی تو میں نے وہی باغ اور قبہ اور تخت پر وہ لڑکی اس کے پاس دیکھی، وہ یہ آیت پڑھ رہا تھا:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد: ۲۳، ۲۴)

ترجمہ: ہمیشہ رہنے کے لیے وہ باغات جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے، اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی، اور (ان کے استقبال کے لیے) فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے (یہ کہتے ہوئے) داخل ہوں گے کہ تم نے (دنیا میں) جو صبر سے کام لیا تھا، اس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی سلامتی نازل ہوگی، اور (تمہارے) اصلی وطن میں یہ تمہارا بہترین انجام ہے۔ ❶

❶ سیلاب مغفرت: ص۳۱۴ تا ۳۱۶/ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص۳۸ تا ۴۰/ التوابین لابن قدامة: ذکر خبر جماعة ممن أسلم، ص ۱۷۹، ۱۸۰

قرآن کی تلاوت کے لطف وسرور میں ایک عورت نے جان دے دی

محمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سال حج کو گیا، میں اتفاق سے مکہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، لڑکی کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، بدن بہت لاغر لیکن اس کے چہرے پر ایک نورانی چمک تھی، وہ بوڑھا پکار رہا تھا کہ کوئی اس لڑکی کا خریدار ہے، کوئی ہے جو اس کو پسند کرے، کوئی ہے جو بیس اشرفی سے اس کی قیمت زیادہ دے، اس شرط پر کہ میں اس کے ہر عیب سے بری ہوں؟ میں نے اس شیخ کے قریب جا کر پوچھا کہ اس باندی کی قیمت کا حال تو معلوم ہو گیا اس میں عیب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ لڑکی پاگل ہے، ہر وقت غمزدہ رہتی ہے، رات بھر نماز پڑھتی ہے، دن بھر روزہ رکھتی ہے، نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، ہر جگہ بالکل تنہائی پسند کرتی ہے، جب میں نے اس کی بات سنی تو وہ لڑکی مجھے پسند آ گئی اور میں نے اس کو خرید لیا اور اپنی قیامگاہ پر لے گیا، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ زمین کی طرف سر جھکائے بیٹھی ہے، پھر اس نے سر اٹھایا اور کہنے لگی کہ میرے چھوٹے آقا! آپ کا وطن کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، میں نے کہا عراق ہے، کہنے لگی کہ کون سا عراق، بصرہ یا کوفہ؟ میں نے کہا دونوں نہیں، کہنے لگی تو کیا آپ بغداد کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا ہاں، کہنے لگی: واہ واہ، وہ تو عابدوں کا شہر ہے، زاہدوں کا شہر ہے، مجھے تعجب ہوا کہ یہ باندی ایک کوٹھڑی سے دوسری کوٹھڑی میں جانے والی اس کو عابدوں، زاہدوں کی کیا خبر، میں نے اس سے دل لگی کے طور پر پوچھا کہ تو ان میں سے کن کن عابدوں کو جانتی ہے؟ کہنے لگی: مالک بن دینار کو، بشر حافی کو، صالح مری کو، ابو حاتم سجستانی کو، معروف کرخی کو، محمد بن حسین بغدادی کو، رابعہ عدویہ کو، شعوانہ کو، میمونہ کو۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے ان سب کا حال کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگی: اے

جوان! میں ان کو کیسے نہ جانوں، خدا کی قسم! یہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو عاشق کو معشوق کا راستہ بتاتے ہیں، پھر اس نے چار شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

یہ لوگ وہ قوم ہیں جن کی فکر اللہ کے ساتھ وابستہ ہوگئی، پس ان کے لئے کسی اور کی کوئی فکر نہیں رہی، ان لوگوں کا مقصد صرف ان کا مولی اور ان کا سردار ہے، کیا ہی بہترین مقصد ہے جو صرف ایک بے نیاز ذات کے واسطے ہے، نہ تو دنیا ان سے الجھتی ہے اور نہ کھانوں کی عمدگی، نہ دنیا کی لذتیں، نہ اولاد، نہ ان سے اچھا لباس جھگڑتا ہے، نہ مال کی روز افزوں زیادتی، نہ تعداد کی کثرت۔

اس کے بعد میں نے کہا: اے لڑکی! میں محمد بن حسین ہی ہوں، کہنے لگی کہ میں نے اللہ تعالی سے دعا کی تھی کہ تم سے میری کہیں ملاقات ہوجائے، تمہاری وہ دل کش آواز کیا ہوئی جس سے تم مریدین کے دلوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں اس سے بہہ جایا کرتی تھیں؟ میں نے کہا بحالہ موجود ہے، کہنے لگی خدا کی قسم! مجھے قرآن پاک کچھ سنادو، میں نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھی تو اس نے بہت زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی، میں نے اس پر پانی چھڑکا جس سے اس کو افاقہ ہوا، تو کہنے لگی جس کے نام کا یہ اثر ہے اگر میں اس کو پہچان لوں اور جنت میں اس کو دیکھ لوں گی تو کیا حال ہوگا، پھر کہنے لگی: اچھا پڑھیے اللہ جل شانہ آپ پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ (الجاثية: ۲۱)

ترجمہ: کیا وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ انہیں ہم ان لوگوں کے برابر کردیں گے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں جس کے نتیجے میں ان کا جینا اور مرنا ایک

ہی جیسا ہو جائے؟ کتنی بری بات ہے جو یہ طے کیے ہوئے ہیں۔
یہ آیت سن کر وہ کہنے لگی اللہ کا شکر ہے ہم نے کبھی کسی کی نہ پرستش کی نہ کسی صنم کو بوسہ دیا، اور کچھ پڑھیے اللہ آپ پر رحم کرے، میں نے پڑھا:

﴿اِنَّـآ اَعْتَـدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهُ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا.﴾(الکهف: ۲۹)

ترجمہ: ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ!۔

وہ کہنے لگی: تم نے اپنے دل پر نا امیدی لازم کردی، اپنے دل کو امید اور خوف کے درمیان معطر کرو، کچھ اور پڑھو، اللہ جل شانہ آپ پر رحم کرے، تو میں نے پڑھا:

﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ. ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ.﴾(العبس: ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: بہت سے چہرے اُس دن روشن، ہنستے مسکراتے، خوش وخرم ہوں گے۔

اور یہ پڑھا:

﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ. اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ.﴾(القیامة: ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: بہت سے چہرے اس دن بارونق ہوں گے، اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

اس پر وہ کہنے لگی ہائے مجھے اس دن اس کی ملاقات کا کتنا اشتیاق ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے لئے تجلی فرمائے گا، کچھ اور پڑھیے، اللہ تعالی آپ پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ. چند آیتیں "لِأَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ" تک، یعنی سورہ واقعہ کے پہلے رکوع کے ختم تک پڑھیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

ان (اعلیٰ درجہ والوں) کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، یہ چیزیں لے کر ہمیشہ آتے جاتے رہیں گے، آب خورے اور پیالے اور ایسے گلاس جو بہتی ہوئی شراب سے بھرے ہوئے ہوں گے، نہ اس شراب سے ان کو سر کا درد ہوگا (یعنی چکر آئے گا) نہ عقل میں فتور آئے گا، اور ایسے میوے لے کر آئیں گے جن کو یہ لوگ پسند کریں، اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہو، اور ان کے لئے خوب صورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، جیسا کہ (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی، یہ سب کچھ بدلہ ہے اُن اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے، (یہ لوگ جنت میں) نہ بک بک سنیں گے نہ کوئی اور بیہودہ بات، بس سلام ہی سلام کی آواز (ہر طرف سے) آئے گی۔ اور (نمبر۲ کے حضرات) جو داہنے والے ہیں (یعنی ان کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں ملے ہیں) وہ داہنے والے بھی کیسے اچھے آدمی ہیں، وہ ان باغوں میں رہیں گے جہاں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوں گی اور تہ بتہ کیلے لگے ہوئے ہوں گے، اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک ہوگی، اور بہت کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک ہوگی (جتنا جس کا دل چاہے کھائے) اور اونچے اونچے فرش ہوں گے اور (ان کے لئے بھی عورتیں ہوں گی جن کو) ہم نے خاص طور سے بنایا یعنی ایسا بنایا کہ وہ (ہمیشہ ہمیشہ) کنواریاں ہی رہیں گی (یعنی صحبت کے بعد پھر کنواری بن جائیں گی) اور (ناز و انداز کے لحاظ سے) محبوبہ ہوں گی (اور جنت والوں کی) ہم عمر ہوں گی اور یہ سب چیزیں داہنے والوں کے لئے ہیں۔

پھر وہ لڑکی مجھ سے کہنے لگی میرا خیال ہے کہ تم نے بھی حوروں سے منگنی کی ہے، کچھ ان کے مہروں کے واسطے بھی خرچ کیا ہے؟ میں نے پوچھا کہ مجھے بتا دے کہ ان کا مہر کیا ہوگا؟ میں تو فقیر آدمی ہوں، کہنے لگی: رات کو تہجد پڑھنا، دن کو روزہ رکھنا اور فقراء ومساکین سے محبت رکھنا، اس کے بعد اس باندی نے چھ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ شخص! جو حوروں سے ان کے پردہ میں منگنی کرتا ہے اور ان کے عالی مرتبہ کے باوجود ان کا طالب ہے، کوشش کے ساتھ کھڑا ہوجا، سستی ہرگز نہ کر، نفس سے مجاہدہ کر، اس کو صبر کا عادی بنا، رات کو تہجد پڑھا کر، دن کو روزہ رکھا کر یہ ان کا مہر ہے۔ اگر تیری دونوں آنکھیں ان کو اس حال میں دیکھ لیں جب کہ وہ تیری طرف متوجہ ہو رہی ہوں، اور ان کے سینوں پر اناروں کی طرح سے ان کے پستان ابھر رہے ہوں، اور وہ اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ چل رہی ہو اور ان کے سینوں پر چمکتے ہوئے ہار پڑے ہوئے ہوں، تو اس وقت تیری نگاہ میں یہ دنیا کی جتنی زیب وزینت ہے ساری حقیر ہوجائے گی۔

یہ اشعار پڑھ کر اس کو بیہوشی طاری ہوگئی، میں نے پھر اس کے چہرہ پر پانی وغیرہ چھڑکا تو اس کو افاقہ ہوا اور اس نے یہ شعر پڑھے:

إِلٰهِیُ لَا تُعَذِّبْنِیُ فَإِنِّیُ مُقِرٌّ بِالَّذِیُ قَدُ کَانَ مِنِّیُ

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے عذاب سے بچائیو، بے شک میں اپنے گناہوں کا جو مجھ سے صادر ہوئے اقرار کرنے والی ہوں۔

فَکَمُ مِنُ زِلَّةٍ لِیُ فِی الُخَطَایَا غَفَرُتَ وَاَنُتَ ذُوُ فَضُلٍ وَمَنٍّ

ترجمہ: تو نے کتنی کثرت سے میری خطاؤں کی لغزشیں معاف فرمائی ہیں، تو بڑے فضل والا ہے، بڑے احسان والا ہے۔

یَظُنُّ النَّاسُ بِیُ خَیُرًا وَاِنِّیُ لَشَرُّ النَّاسِ اِنُ لَّمُ تَعُفُ عَنِّیُ

ترجمہ: لوگ مجھے اچھا آدمی گمان کرتے ہیں، لیکن اگر تو میری خطائیں معاف نہ کر دے تو میں بدترین آدمی ہوں۔

وَمَا لِیُ حِیْلَةٌ اِلَّا رَجَائِیُ   لَعَفُوُکَ اِنُ عَفَوُتَ وَحُسُن ظَنِیُ

ترجمہ: میرے لئے کوئی تدبیر نہیں اس کے سوا کہ تیری بخشش کی امید ہے اور تیرے ساتھ مجھے حسن ظن ہے (کہ تو ضرور کرم کرے گا)۔

یہ اشعار پڑھ کر اس باندی کو پھر غشی ہوگئی، میں جو اس کے قریب پہنچا تو مر چکی تھی، مجھے اس کے انتقال کا بے حد صدمہ ہوا، میں اٹھ کر بازار گیا کہ اس کی تجہیز و تکفین کا سامان خرید کر لاؤں، جب میں بازار سے لوٹا تو وہ کفنی کفنائی خوشبو لگی ہوئی معطر نعش رکھی ہوئی تھی۔ دو سبز کپڑوں میں اس کا کفن تھا جو جنت کا لباس تھا، کفن میں دو سطریں نور سے لکھی ہوئی تھیں، پہلی سطر پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہوا تھا، دوسری پر یہ آیت:

﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس: ۶۲)

ترجمہ: خبردار رہو کہ اللہ کے ولیوں کو نہ تو خوف ہوتا ہے نہ غمگین ہوتے ہیں۔

میں اور میرے ساتھی اس کے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفنا دیا اور اس کی قبر پر سورہ یسین شریف پڑھ کر اپنے حجرہ میں چلا آیا، میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، دل اس کے فراق سے غمگین تھا، واپس آ کر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور سو گیا، خواب میں دیکھا کہ وہ لڑکی جنت میں پھر رہی ہے نہایت مہکتے ہوئے زعفران کے باغیچہ میں ہے، ریشم کے اور استبرق کے جوڑے پہنے ہوئے ہیں، اس کے سر پر ایک موتیوں سے جڑا ہوا تاج ہے اور پاؤں میں سرخ یاقوت کے جوتے ہیں، مشک و عنبر کی خوشبو اس سے مہک رہی ہے، اس کا چہرہ شمس و قمر سے زیادہ روشن

ہے، میں نے کہا اے لڑکی! ذرا ٹھہر تو یہ تو بتادے کہ یہ مرتبہ کس عمل کی بدولت تجھے ملا؟ کہنے لگی کہ فقراء اور مساکین کی محبت سے اور استغفار کی کثرت سے اور مسلمانوں کے راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کے ہٹا دینے سے، پھر اس نے تین شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

مبارک ہے وہ شخص جس کی آنکھیں راتوں کو جاگتی ہوں اور اپنے مالک کے عشق کی بے چینی میں رات گزار دے، اور کسی دن اپنی کوتاہیوں پر نوحہ کرلیا کرے، اور اپنی خطاؤں پر رولیا کرے اور شب کو اکیلا کھڑا ہو، اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہ اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کر۔ ❶

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی تلاوت کا مقتدیوں پر اثر

مولانا عبدالرحمٰن خورجوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گنگوہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا اور تراویح میں ختم قرآن مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ ہی سنایا کرتے تھے، ایک شب آپ نے تراویح شروع کی، میں بھی جماعت میں شریک تھا، قرآن مجید پڑھتے پڑھتے آپ اس مقام پر پہنچے جہاں خوف وخشیت دلایا گیا تھا، جماعت میں سب پر اس قرأت کا اتنا اثر ہوا کہ کوئی رو رہا ہے، کسی کے بدن پر لرزہ طاری ہے، کوئی بے قرار اور کانپ رہا ہے، اس رکوع کے بعد جب آپ نے دوسرا رکوع شروع کیا جسمیں رحمت الٰہی کا بیان تھا تو اسوقت دفعتاً تمام جماعت پر سرور طاری ہوگیا، یہاں تک کہ بعض مقتدی ہنسی ضبط نہ کرسکے اور قہقہہ جاری ہوگیا۔ ❷

---

❶ فضائلِ حج: ص ۲۴۷ تا ۲۵۰ / الروض الریاحین: الحکایۃ العشرون بعد المائۃ، ص ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵

❷ تذکرۃ الرشید: ج ۲ ص ۱۹۸

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ پر تلاوت کی وجہ سے رقت طاری ہوگئی

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حجرہ شریفہ میں تلاوت قرآن میں مشغول تھے، آپ کے خادم مولانا محمد یحیی صاحب پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی دبے پاؤں اس طرح خاموشی سے جا کر بیٹھا کہ حضرت نے آہٹ بھی نہ سنی، تھوڑی دیر میں مولانا محمد یحیی صاحب کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور میں تنہا بیٹھا رہ گیا اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ آپ کا سارا جسم کانپنے لگا، بے اختیار آنسو بہنے لگے، آواز رک گئی، ہر چند آپ پڑھنا چاہتے مگر گریہ کا غلبہ حلق کو پکڑ لیتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ خوف کی جو حالت اس وقت حضرت پر طاری تھی شاید وہ حالت اس کمزور اور ضعیف القلب شخص پر بھی طاری نہ ہوگی جو کسی خونخوار شیر کے سامنے پڑا ہو، اور جو خشیت آپ پر مسلط تھی غالباً کسی طاقتور اور ظالم و جابر دشمن بادشاہ کے سامنے کسی زبردست خطا کار غلام پر بھی ظاہر نہیں ہوگی۔ آپ کی اس حالت پر اتفاقیہ اور عمر بھر میں پہلی بار میری نظر پڑی تھی، میں اب تک بھی نہیں جانتا کہ آپ کس بات سے ڈرتے تھے اور کیوں کانپ رہے تھے؟ یہی قرآن مجید جس کو اول سے آخر تک مسلمان پڑھا کرتے ہیں، حضرت بھی پڑھ رہے تھے لیکن خدا جانے وہ مضمون کونسا اور کہاں ہے جس سے ایسا خوف یا خشیت پیدا ہو جاتی ہے؟ میں حضرت کا یہ حال دیکھ کر تھرا اٹھا اور کمال الحاح اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگتا رہا کہ یا اللہ! کسی طرح مولانا محمد یحیی جلد آ جائیں، دعا دل سے نکلی تھی اس لئے فوراً قبول ہوگئی، شاید چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ مولانا محمد یحیی صاحب جنہیں حجرہ میں ہر وقت آنے جانے کی اجازت تھی آ گئے، ادھر انہوں نے چوکھٹ پر

قدم رکھا ادھر حضرت اس حالت کو ضبط فرما کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ (1)

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ کی رقت آمیز تلاوت کا سامعین پر اثر

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''احاطہ دار العلوم میں بیتے ہوئے دن'' میں اپنے اساتذہ کا تذکرہ بھی کیا ہے، ان اساتذہ میں حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن قدس سرہ بھی شامل ہیں، ان کی تلاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم پر صوفیانہ مشاغل کا غلبہ تھا، مفتی صاحب کی مسجد کے حجرے میں وہ چلہ کش تھے، فقیر بھی تراویح کے وقت حاضر ہو جاتا اور چند ٹوٹے پھوٹے سننے والے مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا، ایسا کیوں کرتا تھا نہ قرآت ہی میں کان کو کوئی خاص لذت ملتی تھی نہ کچھ اور تھا، لیکن دل یہی کہتا تھا کہ شاید زندگی میں پھر ایسے سیدھے سادے لہجے میں قرآن سننے کا موقع نہ ملے گا اور دل کا یہ فیصلہ صحیح تھا نمازیوں میں مولانا شبیر احمد بھی شریک رہتے تھے، اسی زمانے میں ایک دفعہ جو واقعہ پیش آیا اب بھی جب اسے سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل کانپنے لگتا ہے مفتی صاحب قبلہ حسب دستور وہی اپنی نرم نرم سب رو آواز میں قرآن پڑھتے چلے جاتے تھے، اسی سلسلہ میں قرآنی آیت:

﴿وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابرھیم: ٤٨)

ترجمہ: اور سب کے سب خدائے واحد وقہار کے سامنے پیش ہوں گے۔

پر پہنچے، نہیں کہہ سکتا کہ مفتی صاحب خود کس حال میں تھے کان میں قرآن کے یہ الفاظ پہنچے اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کائنات کا سارا حجاب سامنے سے اچانک ہٹ گیا اور انسانیت کھل کر اپنے وجود کے آخری سرچشمے کے سامنے کھڑی ہے، گویا جو کچھ قرآن

---

(1) تذکرۃ الرشید: ج ٢ ص ١٩٢

میں کہا گیا تھا محسوس ہوا کہ وہ آنکھوں کے سامنے ہے، اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا تھا کہ شاید خیال یہی تھا کہ غالباً میرا یہ ذاتی حال ہے۔

مگر پتہ چلا کہ میری بغل میں جو نمازی کھڑے ہوئے تھے ان پر بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت طاری تھی، مولانا شبیر احمد کی بے ساختہ چیخ نکل پڑی، یاد آ رہا ہے کہ چیخ کر غالباً وہ تو گر پڑے دوسرے نمازی بھی لرزہ براندام تھے، چیخ و پکار کا ہنگامہ ان میں بھی برپا تھا لیکن مفتی صاحب کوہ وقار بنے ہوئے امام کی جگہ اسی طرح کھڑے تھے، جدید کیفیت ان پر جو تھی وہ صرف یہی تھی کہ خلافِ دستور بار بار اس آیت کو مسلسل دہراتے چلے جاتے تھے، جیسے جیسے دہراتے نمازیوں کی حالت غیر ہوتی تھی آخر صف درہم برہم ہوگئی، کوئی ادھر گرا ہوا تھا کوئی ادھر پڑا ہوا تھا، آہ آہ کی آواز مولانا شبیر احمد کی زبان سے نکل رہی تھی، صف پر ایک طرف وہ بھی پڑے ہوئے تھے، کچھ دیر کے بعد لوگ اپنے آپ میں واپس ہوئے تازہ وضو کر کے پھر نئے سرے سے صف میں شریک ہوئے، جہاں تک خیال آتا ہے مفتی صاحب دار و گیر، چیخ و پکار، صیحہ اور نعرہ کے ان تمام ہنگاموں میں اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس آیت کریمہ کی تلاوت میں مشغول رہے، جب دوبارہ صف بندی ہوئی تب پھر آگے بڑھے۔ ❶

حضرت امیر شریعت کی تلاوت سن کر ہندو مسلمان ہوگئے

۱۹۸۲ء میں میں ایم ،بی ،بی ،ایس کا طالب علم تھا، ملتان کے ایک باغ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی مرحوم کی تقریر تھی، میرے والد صاحب مجھے ساتھ لے گئے، بخاری مرحوم نے عشاء کی نماز کے بعد تقریر شروع کی اور جب فجر کی اذانیں ختم ہوئیں تو ختم کی، رات کے تقریباً ایک بجے اکثر لوگ سونے لگے، تو بخاری

❶ احاطہ دار العلوم میں بیتے ہوئے دن: ملکوتی تلاوتِ قرآن، ص ۱۹۰، ۱۹۱

صاحب نے سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کی۔

اللہ نے بخاری مرحوم کی زبان میں اتنا اثر رکھا تھا کہ سارا مجمع جاگ اٹھا اور لوگ رورہے تھے۔

اسی اثناء میں سارے مجمع کے اوپر ایک سفید رنگ کا بادل جو درختوں کی بلندی پر تھا چھا گیا اس بادل میں سفید روشنیاں نظر آرہی تھیں۔

میں نے والد صاحب سے اس بادل کے متعلق پوچھا: تو وہ بھی یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

چنانچہ سارے مجمع نے یہ نظارہ دیکھا، تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ بادل لوگوں پر چھایا رہا، جب بخاری صاحب نے یٰسین ختم کی تو بادل یکدم غائب ہو گیا، اس کے بعد بخاری صاحب نے بتایا کہ اللہ کی دوسری مخلوق اللہ کا کلام سننے آئی تھی یعنی فرشتے۔

میرے والد صاحب نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء میں راجن پور میں شدھی تحریک زور پکڑ گئی ہندو مسلمانوں کو جبراً ہندو بنا رہے تھے۔

چنانچہ چھ یا سات خاندان ہندو بن گئے سر پر چوٹیاں رکھ لیں اور مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا شروع کر دی، مسلمانوں میں بہت اضطراب پھیل گیا، راجن پور کا ڈاکٹر سکھ تھا A-C ہندو تھا اور پولیس بھی ہندو تھی، مسلمان کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے مسلمانوں کی میٹنگ ہوئی اور میرے والد صاحب کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو لانے کے لئے بھیجا گیا۔

چنانچہ شاہ جی مرحوم جب راجن پور تشریف لائے تو لوگ ان کی تقریر سننے کے لئے بڑی تعداد میں اکھٹے ہوئے، شاہ جی مرحوم نے حسب معمول سورہ یٰسین پڑھی، اللہ کے اس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ نہ صرف مرتد مسلمان خاندان واپس اسلام میں داخل

ہوئے بلکہ کچھ ہندو بھی اللہ کا کلام سن کر مسلمان ہو گئے، ہندوؤں پر شاہ جی مرحوم کا رعب چھا گیا اور شدھی تحریک ختم ہوگئی۔ ❶

حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی اور تلاوت بیان کی سحر انگیزی

خان محمد خان لوند خوڑ نے سنایا کہ میں نے نہ تو شاہ جی کو دیکھا ہوا تھا اور نہ ان کا خاص معتقد تھا۔ میرا سیاسی مسلک بھی ان سے جدا تھا۔ ایک دفعہ عشاء کے وقت دلی دروازہ کے پاس سے گزرا تو شاہ جی تقریر کر رہے تھے۔ میں بڑے ضروری کام میں تھا، اس خیال سے رک گیا کہ جس مقرر کی اتنی شہرت ہے، اسے پانچ منٹ سن لوں۔ میری عادت یہ ہے کہ میں جلسہ میں ایک جگہ نہیں بیٹھ سکتا، خود اپنے جلسے میں بھی گھوم پھر کر دیکھتا اور سنتا ہوں۔ میں پانچ منٹ تک شاہ جی کی تقریر سنتا رہا۔ پھر سوچا، تھوڑی دیر اور سن لوں۔ ان کا سحر تھا کہ کھڑے کھڑے بیٹھ گیا۔ بیٹھے بیٹھے تھک گیا تو لیٹ گیا اور لیٹے لیٹے ساری رات تقریر سنتا رہا اور ایسے حواس گم ہوئے کہ اپنا کام ہی بھول گیا۔ یہاں تک کہ صبح کی اذان بلند ہوئی۔ شاہ جی نے تقریر کے خاتمہ کا اعلان کیا تو مجھے خیال آیا کہ اوہو، ساری رات ختم ہوگئی، یہ شخص تقریر نہیں کر رہا، جادو کر رہا ہے۔ ❷

ایک دفعہ شاہ جی علی گڑھ کے کسی جلسہ میں تقریر کرنے تشریف لے گئے، کالج کے طلباء نے تقریر سننے سے انکار کر دیا، ہنگامہ برپا کیا کہ تقریر سننا محال ہوگیا۔ شاہ جی نے دیکھا کہ بچے برافروختہ ہیں، کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی تو فرمایا:

اچھا بیٹا! قرآن مجید کا ایک رکوع پڑھ لیتا ہوں اور جلسہ تمہارے احترام میں ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ٣٦٠، ٣٦١

❷ بیس بڑے مسلمان: عنوان: اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں، ص ٨٩٨

طلبہ خاموش ہو گئے۔ شاہ جی نے انتہائی دل سوزی سے نیم خورد آواز میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا، چشم و گوش و در و دیوار جھوم گئے۔ تلاوت ختم ہوئی تو فرمایا، بیٹا! کیا خیال ہے، اس کا ترجمہ بھی کروں۔ آواز آئی ضرور! ترجمہ بھی کر دیجیے۔

اب ترجمہ شروع ہوا، پھر ترجمے کی تفسیر و تشریح کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ شاہ جی نے تقریر ختم کی۔ طلبہ نے شور مچایا، شاہ جی! خدا کے لیے کچھ اور بیان کیجیے، فرمایا، بیٹا! کبھی پھر آؤں گا تو تقریر سناؤں گا۔ ❶

امیر شریعت تلاوت کر رہے تھے پرندے خاموش اور سانپ جھوم رہے تھے

میاں عبدالصمد لاہور اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان آنکھوں نے پو پھٹتے سورج کی چمک بھی دیکھی، چڑھتے ماہتاب کو بھی دیکھا مگر جو لطف بخاری کے چہرے میں تھا، کہیں بھی نہیں تھا۔ چہرہ کیا تھا، بقعہ نور تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے لیے سب سے مشکل تقریر رسالت پر ہے، ایک دن جوش میں کہا عربی مجھ سے ہے اور میں عربی سے ہوں، گھر کا ہر فرد قرآن مجید کا حافظ ہے۔

۱۹۴۶ء میں جب الیکشن کا زمانہ تھا، مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری مولوی مظہر علی اظہر تھے۔ شاہ صاحب کشمیر میں تھے، شاہ صاحب رحمہ اللہ الیکشن کے سخت مخالف تھے۔ وہ الیکشن کو فرنگ کی دی ہوئی لعنت سمجھتے تھے۔ ہم لوگ شاہ صاحب کو لینے کشمیر گئے۔ رات کو ملاقات ہوئی بات کوئی نہ ہوئی، صبح ہم نے تلاش کیا پتہ چلا کہ فلاں جھیل کی پہاڑی کے اوپر صبح کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں اور کافی دیر کے بعد واپس آتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے کیا نقشہ دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں، ابھی سفیدی مکمل طور پر ظاہر نہ ہوئی تھی، چھ بجے کا وقت تھا۔ پہاڑ کے درمیان

❶ بیس بڑے مسلمان: عنوان: اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں، ص ۸۹۹

جھیل کی دوسرے طرف ایک اور پہاڑی ہے جہاں سے پانی بہتا ہے، مگر خاموشی کے ساتھ۔ زمین، آسمان سب خاموش ہیں، شاہ صاحب محوِ تلاوت ہیں بآواز بلند۔ کوئی انسان نہیں، ہم نے ان آنکھوں سے نظارہ کیا۔ سامنے کی پہاڑی پر جم غفیر سانپ ہی سانپ تھے چھوٹے بڑے، درمیانے، ایک بڑا سانپ بھی پھن پھیلائے جھوم رہا تھا ہم وہیں رک گئے، سانسیں بھی روک لیں اور بیٹھ گئے، شاہ صاحب قرآن پڑھتے رہے سانپ جھومتے رہے، ہم نے درختوں پر نگاہ ڈالی، جانور بھی خاموش ہیں۔ ادھر شاہ صاحب نے پون گھنٹے بعد تلاوت ختم کی اور سانپوں نے پہلے سر کو پہاڑی پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں، پھر آہستہ آہستہ چلے گئے۔ پرندے بھی خدا کی حمد وثناء کے گیت گاتے اڑ گئے۔

اب جب بھی میں کبھی مری اور آزاد کشمیر کی پہاڑیوں پر نظر ڈالتا ہوں، سیاہ پہاڑوں پر شام سرمئی آنچل پھیلاتی ہے، سورج اپنا تمام در و بام پر لٹا دیتا ہے تو وہ نورانی چہرہ بھی میری آنکھوں کی پتلیوں میں اور دماغ و دل کے گوشوں میں چمکتا نظر آتا ہے۔

شاہ صاحب نے ہماری طرف دیکھا اور کہا:

کامریڈ! دیکھا تم نے؟ میں اگر پہاڑوں کو قرآن سناؤں تو ریزہ ریزہ کردوں، سمندر کو برف بنادوں، ہوا کو ساکت کردوں، مگر میری قوم نے میرے سر کے بالوں کی سیاہی سفیدی میں بدل دی، مگر میں ان کے دلوں کی سیاہی کو نہ دھو سکا۔

ہم نے آنے کا مقصد بیان کیا۔ بادل نخواستہ تمحیص کے بعد تیاری کرلی۔ [1]

پُرسوز تلاوت پر دیدارِ خداوندی

ایک دن مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے متعدد علماء وصلحاء کی موجودگی میں ان دونوں

[1] ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۷، شمارہ ۱۱/ ختم نبوت کے محافظ: ص ۱۰۰، ۱۰۱

بھائیوں قاری عبداللہ مکی، قاری عبدالرحمٰن مکی کو سینے سے لگایا اور رو پڑے اور طویل دُعا کی اور فرمایا: عبداللہ تم کو یہاں مدرسہ صولتیہ کے لیے رکھتا ہوں اور عبدالرحمٰن تم کو ہندوستان بھیج دیتا ہوں۔

قاری عبدالرحمٰن ۱۸۸۳ء میں ہندوستان آئے اور یہاں کانپور میں مولانا احمد حسن کے مدرسہ میں داخل ہوگئے اور درس نظامی پڑھا اور مختلف شہروں میں تجوید پڑھائی، جب الہ آباد سے واپس حجاز جانے کا ارادہ کیا، سامان تیار کیا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آئے، فرمایا: عبدالرحمٰن تم ہندوستان میں رہو، اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت کام لینا ہے۔ آپ حجازی اور مصری لہجوں پر زور دیتے تھے۔ قاری عبدالخالق اور قاری عبدالمالک آپ کے شاگرد تھے۔

مولانا محمد علی صاحب مونگیری کے صاحب زادے مولانا منت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مولانا محمد علی مونگیری نے قاری عبدالرحمٰن کو اپنے ہاں خانقاہ میں ٹھہرایا، فجر کے وقت مولانا مونگیری نے آپ کو کمرے میں بلایا کہ چائے پئیں گے، فرمایا: قاری صاحب چائے تیار ہورہی ہے، آپ ایک رکوع سنادیں، قاری صاحب نے شروع کیا، مولانا مونگیری صاحب پر رقت طاری ہوگئی، فرمایا: دوسرا رکوع سنائیں، دونوں روتے رہے، باہر ایک دنیا بیٹھی تھی، سارے رو رہے تھے اور یہ سلسلہ دن کے ساڑھے بارہ بجے تک چلتا رہا، چائے پینے کی نوبت نہیں آئی۔ ۱۹۳۰ء میں قاری عبدالرحمٰن کا انتقال ہوگیا اور لکھنو میں دفنائے گئے، ایک دفعہ قاری عبدالرحمٰن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات خواب میں ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے خواب میں فرمایا: قاری صاحب مجھے اپنا کلام سنائیں، میں نے سورہ انعام شروع کی، جب اس آیت کے پہنچا:

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾ (الأنعام: ۱۸)

ترجمہ: اور اسی کا زور ہے اپنے بندوں پر۔

تو اللہ تعالیٰ نے مجھے لقمہ دیا کہ قاری صاحب اب میں آپ کے سامنے ہوں، یوں پڑھو: وَأَنْتَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِكَ.

آپ نے اللہ تعالیٰ سے خواب میں پوچھا کہ یارب العالمین! آپ کو بندوں کی طرف سے کون سی عبادت زیادہ پسند ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت، میں نے کہا کہ ایک شخص سمجھ کر پڑھتا ہے اور دوسرا بغیر سمجھے پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ دونوں میرے ہاں مقبول ہیں، کوئی بھی محروم نہیں۔ ❶

تلاوت کی تاثیر کے سبب منہ سے نور نکلنا

ایک عورت کا انتقال ہوا، اس کا بیٹا روزانہ قبر پر جاتا، قرآن شریف پڑھتا۔ ایک صاحبِ کشف وہاں پہنچے تو ان سے اس عورت نے کہا کہ میرے بیٹے کو کہہ دو کہ جب وہ میری قبر پر آئے تو ذرا تھوڑی دیر ٹھہر جایا کرے، اس کے بعد قرآن شریف پڑھے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اسے ایک نظر دیکھ لوں لیکن جب وہ آتا ہے تو آتے ہی قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیتا ہے، جس سے اس کے منہ سے اتنا نور نکلتا ہے کہ میری آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں اور میں اس کو دیکھ نہیں پاتی۔ ❷

سورہ فاتحہ کے ذریعے ایک غیر مسلمان کو ذہنی سکون ملا

امریکہ میں جب کوئی آدمی بہت زیادہ سکون محسوس کرتا ہے تو کہتا ہے I am Feeling natural high کہ میں قدرتی طور پر بہت زیادہ سکون محسوس کر رہا ہوں، امریکہ کا ایک امیر آدمی تھا، جس کی زندگی میں سکون نہیں تھا اس وجہ سے اس کے سر میں درد اکثر رہتا تھا، ہمارے ایک دوست مسٹر احمد کسی سرکاری کام کے سلسلہ میں

❶ ہمارے اسلاف: ص۲۴۴، ۲۴۵، باحوالہ درِ نایاب: ص۱۸۷

❷ ملفوظات فقیہ الامت قسط ۵ ص۶۹

وہاں گئے اور ایک مکان میں رہائش اختیار کر لی، اس مکان کے قریب ہی وہاں کے مقامی لوگوں نے ایک مسجد بنائی ہوئی تھی، مسٹر احمد نے بھی وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی، تاہم اس امیر آدمی سے اس کی دوستی ہوگئی، اس کا مکان بھی قریب ہی تھا۔ ایک دفعہ مسٹر احمد نماز پڑھنے کیلئے اپنے گھر سے نکلے تو اس انگریز نے پیچھے سے آواز دے کر کہا، مسٹر احمد ادھر آئیں، میں آپ کو گانا سنانا چاہتا ہوں، مسٹر احمد نے کہا: میں گانا سننے سے نفرت کرتا ہوں اور اب میں نماز کیلئے جا رہا ہوں میں نہیں آ سکتا، اس نے اصرار کرتے ہوئے پھر وہی بات دہرائی، بالآخر وہ کہنے لگا: مسٹر احمد! آپ کو وہ گانا سنانا چاہتا ہوں جو آپ اس مینار سے روزانہ پانچ مرتبہ سنتے ہو۔ مسٹر احمد فرماتے ہیں کہ شاید اذان کی بات کر رہا ہے، اس کمرے میں ٹیبل پر ایک طبلہ رکھا ہوا تھا، اس نے کمرہ بند کر دیا اور طبلہ بجانا شروع کر دیا، میں پریشان تھا کہ جماعت کا وقت نکل جائے گا، مگر اس نے تھوڑی دیر کے بعد طبلہ کے سر پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ '' پڑھنا شروع کر دیا، میں تو سمجھ گیا کہ حقیقت میں وہ کیا پڑھ رہا تھا، اس نے گانے کی سر بنا کر پوری سورہ فاتحہ پڑھ دی، میں نے بعد میں اس سے پوچھا کہ تو نے یہ گانا کس سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ مجھے بہت زیادہ ذہنی پریشانی رہتی تھی، مصر میں ایک مسلمان دوست رہتے تھے، میں نے ان سے اپنی ذہنی پریشانی بیان کی تو انہوں نے مجھے یہ گانا دیا اور کہا کہ جب تمہیں بہت زیادہ پریشانی ہو تو کسی تنہا کمرے میں بیٹھ کر پڑھ لیا کرو تمہیں سکون مل جایا کرے گا، اس کے بعد جب بھی مجھے کوئی پریشانی ہوتی ہے تو میں اسی طرح یہاں بیٹھ کر یہ گانا گا لیتا ہوں تو مجھے زیادہ سکون ملتا ہے اور پھر میں اپنے دوستوں کو بتاتا ہوں I am Feeling natural high کہ میں قدرتی طور پر بہت زیادہ سکون محسوس کر رہا ہوں۔ ❶

❶ خطبات فقیر: عظمت قرآن، ج ۳ ص ۲۲۴، ۲۲۵

تلاوت قرآن کی تاثیر کی وجہ سے برزخی کیڑا ختم ہوگیا

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے ایک ملنے والے تھے، مولوی مصطفیٰ صاحب انہوں نے یہ عجیب واقعہ بیان کیا:

دلی میں جمنا میں سیلاب آیا جس سے قریب کے قبرستان کی کچھ قبریں اکھڑ گئیں۔ قبر کھلی تو کچھ لوگوں نے دیکھا کہ مردہ پڑا ہوا ہے اور اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے، وہ جب ڈنگ مارتا ہے تو پوری لاش لرز جاتی ہے، تھرتھرا جاتی ہے اور اس کا رنگ بدل جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ لاش اپنی اصلی کیفیت پر آجاتی ہے تو وہ پھر ڈنگ مارتا ہے، لاش کی پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے، سب دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں۔ ایک دھوبی تھا، جمنا کے گھاٹ پر آیا تھا اس سے دیکھا نہیں گیا، اس نے ایک کنکر اس کو مارا تو وہ کیڑا اچھلا اور اس دھوبی کی پیشانی پر آکر ڈنگ مارا اور پھر وہیں جا کر بیٹھ گیا تو وہ دھوبی چلانے لگا اور اپنے تڑپنے لگا۔ اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا سنو! مجھے ایسی تکلیف ہے کہ مجھے نہ صرف ایک بچھو اور ایک سانپ نے کاٹا ہے اور نہ صرف آگ کا کوئی شعلہ میرے بدن پر رکھ دیا گیا بلکہ مجھے ایسی تکلیف ہے کہ میرے بدن کے ایک ایک عضو میں بلکہ ایک ایک رونگٹے اور بال میں گویا ہزاروں لاکھوں بچھو اور آگ کی چنگاریاں بھر دی گئی ہوں، ایسی کیفیت ہے۔ چنانچہ وہ تین دن تک یونہی تڑپتا رہا پھر انتقال کر گیا، تو مولوی مصطفیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ اس دنیا کا کیڑا نہیں ہے بلکہ برزخ کے عذاب کی شکل ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کے لئے دوسرا علاج ہے۔ قریب جا کر ہمت کر کے بیٹھا اور کچھ سورتیں، یسین شریف اور قل ھو اللہ احد پڑھنا شروع کیں۔ جب میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی تو وہ کیڑا چھوٹا ہونا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے ذرا سا ہو کر

ختم ہو گیا۔ جب وہ ختم ہو گیا تو ہم لوگ بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عذاب سے نجات دی، اس کا کفن برابر کر کے قبر بند کر دی گئی۔ اب اس سے گناہوں کی سزا کا اندازہ لگائیے، معلوم نہیں اس سے کون سا جرم ہوا ہوگا، خدا تعالیٰ کے غضب کی کون سی شکل اس میں ہو، کچھ نہیں کہہ سکتے۔ (1)

قرآنِ کریم کی ایسی تاثیر کہ کمیونسٹوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ گئے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ایسا عظیم الشان کلام ہے جس کے معجزے ہر دور میں نظر آتے رہے، ۱۹۸۷ء کی بات ہے کہ اس عاجز کو امریکہ میں کچھ وقت گزارنے کا موقعہ ملا، اس وقت مصر کے مشہور قاری عبدالباسط جن کی کیسٹیں آپ اکثر سنتے رہتے ہیں، وہ بھی وہاں تشریف لائے، کچھ ایسا سلسلہ بنا کر مختلف محفلوں میں وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے اور یہ عاجز کہیں اردو میں کہیں انگلش میں جیسا مجمع ہوتا تھا اس کے حساب سے کچھ باتیں عرض کر دیا کرتا تھا، اسی انداز سے مختلف جگہوں پر پروگرام ہوتے رہے، آپ کو پتہ ہی ہے کہ قاری عبدالباسط کتنا ڈوب کر قرآن پڑھتے تھے، اللہ کریم نے ان کو آواز بھی ایسی دی تھی کہ جو ان کی زبان سے قرآن سنتا تھا وہ عش عش کر اٹھتا تھا، ان کو اس عاجز سے اتنی محبت تھی کہ وہ میرا نام لے کر مجھ سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ جب بھی بات کرنی ہوتی تو وہ مجھے "رجل صالح" کہہ کر بات کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا: قاری صاحب آپ اتنا مزے کا قرآن مجید پڑھتے ہیں، آپ نے بھی کبھی قرآن کا معجزہ دیکھا ہے؟ وہ کہنے لگے: قرآن کا ایک معجزہ؟ معلوم نہیں کہ میں نے قرآن کے سینکڑوں معجزے آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ میں نے کہا: کوئی ایک تو سنا دیجئے، تو یہ واقعہ انہوں نے خود سنایا:

(1) عالم برزخ کے عبرت انگیز واقعات: ص ۱۱۶، ۱۱۷

قاری صاحب فرمانے لگے کہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب جمال عبدالناصر مصر کا صدر تھا، اس نے رشیا (روس) کا سرکاری دورہ کیا، وہاں کمیونسٹ حکومت تھی، اس وقت کمیونزم کا طوطی بولتا تھا، دنیا اس سرخ انقلاب سے گھبراتی تھی، دنیا میں اس کو ریچھ سمجھا جاتا تھا، آج تو اس سپر پاور کو اللہ تعالیٰ جہاد کی برکت سے صفر پاور بنا دیا ہے، جمال عبدالناصر ماسکو پہنچا، اس نے وہاں جا کر اپنے ملکی امور کے بارے میں کچھ ملاقاتیں کیں، ملاقاتوں کے بعد انہوں نے تھوڑا سا وقت تبادلہ خیالات کیلئے رکھا ہوا تھا، اس وقت وہ آپس میں گپیں مارنے کیلئے بیٹھ گئے، جب آپس میں گپیں مارنے لگے تو ان کمیونسٹوں نے کہا: جمال عبدالناصر تم کیا مسلمان بنے پھرتے ہو، تم ہماری سرخ کتاب کو سنبھالو، جو کمیونزم کا بنیادی ماخذ تھا، تم بھی کمیونسٹ بن جاؤ، ہم تمہارے ملک میں ٹیکنالوجی کو روشناس کرادیں گئے، تمہارے ملک میں سائنسی ترقی بہت زیادہ ہو جائے گی اور تم دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہو جاؤ گے، اسلام کو چھوڑ و اور کمیونزم اپنالو، جمال عبدالناصر نے انہیں اس کا جواب دیا تو سہی مگر دل کو تسلی نہ ہوئی، اتنے میں وقت ختم ہو گیا اور واپس آ گئے مگر دل میں کسک باقی رہ گئی کہ نہیں، مجھے اسلام کی حقانیت کو اور بھی زیادہ واضح کرنا چاہیے تھا، جتنا مجھ پر حق بنتا تھا میں نہیں کر سکا، دو سال کے بعد جمال عبدالناصر کو ایک مرتبہ پھر رشیا جانے کا موقعہ ملا، قاری صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے صدر کی طرف سے لیٹر ملا کہ آپ نے تیاری کرنی ہے اور میرے ساتھ ماسکو جانا ہے، کہنے لگے کہ میں بڑا حیران ہوا کہ قاری عبدالباسط کی تو ضرورت پڑے سعودی عرب میں، عرب امارت میں، پاکستان میں وہاں مسلمان بستے ہیں، ماسکو اور رشیا جہاں خدا بے زار لوگ موجود ہیں، دین بے زار لوگ موجود ہیں، وہاں قاری عبدالباسط کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ خیر تیاری کی اور میں صدر صاحب کے ہمراہ

وہاں پہنچا، وہاں انہوں نے اپنی میٹنگ مکمل کی، اس کے بعد تھوڑا سا وقت تبادلہ خیالات کے لیے رکھا ہوا تھا، فرمانے لگے: اس مرتبہ جمال عبد الناصر نے ہمت سے کام لیا اور ان سے کہا کہ یہ میرے ساتھی ہیں جو آپ کے سامنے کچھ پڑھیں گے، آپ سنئے گا، وہ سمجھ نہ پائے کہ کیا پڑھے گا؟ وہ پوچھنے لگے کہ یہ قرآن پڑھے گا، انہوں نے کہا: اچھا پڑھئے، فرمانے لگے کہ مجھے اشارہ ملا اور میں نے پڑھنا شروع کیا، سورہ طٰہٰ وہ رکوع پڑھنا شروع کر دیا جسے سن کر کسی دور میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایمان لے آئے تھے:

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طٰہٰ: ۱۴)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے میری عبادت کرو، اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو۔

فرماتے ہیں کہ میں نے جب وہ رکوع تلاوت کر کے آنکھ کھولی تو قرآن کا معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سامنے بیٹھے ہوئے کمیونسٹوں میں سے چار یا پانچ آدمی آنسوؤں سے رو رہے تھے، جمال عبد الناصر نے پوچھا: جناب! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہم تو کچھ نہیں سمجھے کہ آپ کے ساتھی نے کیا پڑھا ہے مگر پتہ نہیں کہ اس کلام میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہمارا دل موم ہو گیا، آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں اور ہم کچھ بتا نہیں سکتے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا؟

سبحان اللہ جو قرآن کو مانتے نہیں، قرآن کو جانتے نہیں، اگر وہ بھی قرآن سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی تاثیر پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ [1]

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ قرآن مجید کی تلاوت سے کتنے لوگوں کی زندگیاں

[1] خطبات فقیر: عظمت قرآن، ج ۳ص ۲۲۱ تا ۲۴۴

بدل گئیں، کوئی قرآن سن کر مسلمان ہو رہا ہے، کوئی قرآن سن کر رو رہا ہے، کوئی کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں داخل ہو رہا ہے، قرآن آج بھی وہی قرآن ہے، آج ہم پر قرآن مجید کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟

گناہوں کی وجہ سے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾(المطففین: ۱۴)

ترجمہ: ہر گز نہیں! بلکہ جو عمل یہ کرتے رہے ہیں اس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ، زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ). ❶

ترجمہ: جب کوئی مؤمن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے، پھر اگر وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس نقطہ سیاہ سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے، پس یہ ران یعنی زنگ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾(المطففین: ۱۴)

اس سے معلوم ہوا کہ گناہوں کی کثرت اور بے توجہی کے سبب قدرتاً دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے جو ایک انسان کے لیے بڑی محرومی اور بدبختی کی بات ہے اور یہ دنیا و آخرت کا بڑا خسارہ ہے۔

❶ سنن ابن ماجہ: کتاب الزھد، باب ذکر الذنوب، رقم الحدیث ۴۲۴۴

آج ہم اپنے دلوں کا جائزہ لیں، سماج اور معاشرہ پر نظر ڈالیں کہ اسلامی احکام کی اتباع کے لیے ہم کتنا دوڑ رہے ہیں، دینی اجلاس واجتماع کی کثرت ہے، درس قرآن اور درس حدیث کی کمی نہیں، دینی تحریکات اور اصلاحی کوششوں کی بھی کمی نہیں، ہر جمعہ نماز سے قبل مختلف عنوان پر اصلاحی بیانات کا سلسلہ جاری ہے، ہر طرف قرآن اور حدیث کی ہی باتیں آپ کو ملیں گی، مدارس ومکاتب اور خانقاہوں کا وجود نہ صرف باقی بلکہ ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے، پھر اس کے باوجود روحانی اعتبار سے ملت بیمار کیوں ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ خود مسلمانوں کے گھروں اور سماج میں ایسی بے حیائیاں جنم لے رہی ہیں، جن سے انسانیت کو بھی شرم آتی ہے، سود، رشوت، شراب نوشی، زناکاری، ظلم وزیادتی، قتل وغارت گری، گالی گلوج، بداخلاقی وبدکرداری، ناجائز عقد ومعاملات اور دیگر برائیاں اس طرح مسلم معاشرے میں جڑ پکڑ گئی ہیں کہ ان کے ازالہ کے لیے بڑے سے بڑے مصلح، داعی، مفکر ومدبر کی کوششیں بے کار ثابت ہو رہی ہیں، قرآن وحدیث پر مشتمل ان تقاریر وبیانات کا کوئی اثر ہے اور نہ اصلاحی ودینی مضامین ومقالات اور کتابوں کا، پہلے کے مقابلے میں اب دینی رسائل وجرائد کی بھی بہتات ہے اور کتابوں کی طباعت ہر سال بڑھتی جارہی ہے، لیکن برائیوں اور بے حیائیوں کا سیلاب ہے جس پر بند لگانے کی ہر کوشش ناکام ہے۔

قرآن پڑھنے کی ایک مثال لیجیے، صحابۂ کرام جب قرآن پڑھتے یا سنتے تو ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے، جہنم کے مناظر اور اس کے خوفناک عذاب کے بیان سے جسم کانپ اٹھتا، جنت کی لازوال نعمتوں کا اشتیاق پیدا ہوتا، وہ بچوں کی طرح روتے، بلکتے اور تڑپتے تھے بلکہ ابو جہل، ابولہب، اخنس بن شریق جیسے سخت دل کفارِ مکہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے تہجد کی نماز میں قرآن سنتے تو

روتے اور قرآن کی سحر انگیزی اور اعجاز کا اعتراف کرتے ،مگر آج ہم بھی قرآن پڑھتے اور سنتے ہیں ،غور کیجیے کہ کیا اس عظیم الشان کتاب کی آیات سننے سے دلوں میں کوئی ہلچل پیدا ہوتی ہے ،روح میں وجد آتی ہے ،زندگی میں انقلابی اثرات رونما ہوتے ہیں ، شب وروز قرآن پڑھنے کے باوجود بھی کبھی نہ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ، نہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں ، نہ ہمارے جذبات میں کوئی طوفان برپا ہوتا ہے اور نہ ہی قلب وجگر کی تسخیر پائی جاتی ہے۔

آج سودی کاروبار کرنے والے مسلمان سود کی حرمت کے خلاف تقریریں سنتے ہیں ، سود پر اللہ کا جو غضب نازل ہوتا ہے اور آخرت میں اس کے جو خوفناک نتائج ہوں گے ، ان پر بھی ان کی اچھی نظر ہے ،سودی لین دین کی لعنت والی قرآنی آیات و احادیث کا مطالعہ بھی کرتے ہیں ،لیکن کیا ان بیانات سے قرآن وحدیث کی دھمکیوں سے ہمارے دل میں کوئی حرکت پیدا ہوئی ، کتنے ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے خوف خدا کے سبب قرآنی احکام سنتے ہی ایسے کاروبار کو ترک کردیا ہو اور گذرے ہوے معاملات پر آنکھوں سے آنسو بہے ہوں ، زندگی گناہوں اور برائیوں سے لت پت ہے اور ان جرائم کے خلاف شب وروز قرآن وحدیث کی باتیں کانوں سے ٹکراتی ہیں ، عذاب قبر اور جہنم کے مناظر کا بیان بھی سامنے ہوتا ہے لیکن جسم میں کوئی حس نہیں ہے ، دل ودماغ میں کوئی انقلاب نہیں ،شب وروز کی عملی رفتار میں کوئی تغیر نہیں بلکہ نیکیوں کے بجائے برائیوں کی طرف ،رحمتِ خداوندی کے بجائے اس کے غضب کی طرف ہم لپک رہے ہیں ، بلاشبہ قرآن کی اپنی تاثیر باقی ہے ،شریعت کی پابندیاں اپنی جگہ قائم ہیں ، جنت وجہنم کی ساری باتیں پہلے کی طرح اب بھی تازہ ہیں لیکن دلوں کی کیفیت بدل گئی ، ایمانی حرارت میں فرق آ گیا ، عنداللہ جواب دہی کا احساس مٹ گیا ، جس

دل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے، قبولیت کے تمام دروازے اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں اور ایسے قلوب کے لیے قرآن نے بہت سخت وعید بیان کی ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (الزمر: ۲۲)

ترجمہ: تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کی نصیحت سے اور زیادہ سخت ہو گئے، وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ بداعمالیوں کے سبب ہمارے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہو، جس کی وجہ سے اصلاح کی تمام کوششیں ضائع ہو رہی ہیں اور دل و دماغ پر قرآن و حدیث کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہے، اگر ایسا ہے تو یہ بڑی بدبختی اور محرومی کی بات ہوگی، اس لیے اپنے قلوب کی تہوں میں جھانک کر دیکھئے، تنہائی میں غور کیجیے، دل کو ٹٹولیے اور توبہ کیجیے، اپنے گناہوں اور بداعمالیوں سے آج اس کا موقع ہے، آنکھیں موند لینے کے بعد حسرت کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

گناہوں کی کثرت و مزاولت سے دل پر تاریکی چھا جاتی ہے، پھر جوں جوں گناہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے، تاریکی میں شدت پیدا ہوتی رہتی ہے اور حالت اس قدر پختہ ہو جاتی ہے کہ روشن دلائل اور قرآن و حدیث کی باتوں اور نیک خیالات کا اس پر گذر نہیں ہوتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی سرکشی اور بداعمالیوں سے دل کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے، پھر نصیحتوں اور نیک باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، دل کی سیاہی ایک پر ایک گناہ سے بڑھتی ہی جاتی ہے، جب تک توبہ و استغفار کر کے اسے پاک صاف نہ کر لیا جائے، ہر کلام اس کے لیے غیر مؤثر ثابت ہوتا ہے، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ

اپنے دل کو گناہوں سے آلودہ نہ ہونے دیں، اگر بشری تقاضے کی بنیاد پر کبھی گناہ سرزد بھی ہو جائے تو اللہ کی طرف رجوع ہو، آنکھوں سے آنسو بہا کر خدا کے حضور صدق دل سے توبہ کریں، دل کی سیاہی ساری محرومی کی جڑ ہے، دل روشن اور پاکیزہ رہے تو تمام اعضاء سے نیک اور خدا کی مرضی کے مطابق امور انجام پاتے ہیں اور دل میں ہی کجی رہی تو کوئی عضو نیک کام کے لیے تیار نہیں ہوتا، جب دل میں کجی اور فساد آتا ہے تو اعضاء سے بھی بُرے افعال صادر ہوتے ہیں اور دل صحیح رہتا ہے تو وہ اعضاء کو صحیح اور نیک کام کی ترغیب دیتا ہے اور انسان سے اچھے کام کا صدور ہوتا ہے اور اس پر دین کی باتیں اثر انداز ہوتی ہیں، ورنہ دل سیاہ رہتے ہوئے قیمتی سے قیمتی باتیں بے سود ثابت ہوتی ہیں، آپ اگر اپنی کامیابی چاہتے ہیں تو دل کو سیاہ ہونے سے بچایئے، گناہوں سے توبہ واستغفار کی عادت ڈالیے، توبہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے، اس سے بڑا سے بڑا گناہ بھی ختم ہو جاتا ہے، اگر آپ نے گناہوں سے توبہ نہیں کی تو دل کی سیاہی بڑھتی جائے گی اور پھر اچھے اچھے دینی مضامین، اچھی کتابیں اور مؤثر خطاب بھی آپ کو صحیح رخ نہیں دے سکتا، ضلالت وگمراہی آپ کا مقدر بن جائے گی، جو ایک انسان کے لیے ایسی ہلاکت ہے جس سے بڑی کوئی ہلاکت نہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ❶

❶ ماخوذ مضمون از حضرت مولانا مفتی تنظیم عالم قاسمی صاحب ماہنامہ دارالعلوم جلد نمبر ۱۰۳ جمادی الاولی ۱۴۴۰ھ جنوری ۲۰۱۹ء

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس و محاضرات اور تحریری بیانات جمعہ کیلئے ان واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں

03112645500
03191982676